TUE.10.Nov. 2026
VOLUME: 21 NO: 263
PRICE: 3=00
Mob:8055362952
Pages:4

waraquetaza.com
waraquetaza.com/E-paper

ناندیڑ

Established: May 1994 قائم شدہ: مئی

روزنامہ
ورقِ تازہ

RNI No. MAHURD/2006/16935
پربھنی اور ناندیڑ سے علاحدہ ایڈیشن کی اشاعت

بروز منگل 10 نومبر 2026
جلد: 21 شمارہ نمبر 263
۲۹ رجمادی الاول 1448ھ
قیمت 3=00 روپے
صفحات :4

THE WARAQU-E-TAZA URDU DAILY NANDED
Email:waraquetazadaily@yahoo.co.in- waraquetazadaily@rediffmail.com
HON'RY EDITOR :Mohd.Taqui (M.A,B.Ed)
اعزازی مدیر: محمد تقی (ایم۔اے،بی۔ایڈ)







'امریکہ نے جنگ ختم کرنے کی شرط مان لی تو کھول دیں گے آبنائے ہرمز'

ایران نے دیا 48 گھنٹوں کا الٹی میٹم



تہران: 9رنومبر (ایجنسی): ایران کے وزیر خارجہ عباس عراقچی نے امریکہ کو 2 دن کی مہلت دیتے ہوئے ایک تجویز پیش کی ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ اگر امریکہ تمام محاذوں پر جنگ ختم کرنے کی شرط مان لیتا ہے تو ایران 48 گھنٹوں کے اندر آبنائے ہرمز کھول دے گا۔ انہوں نے خبردار کیا کہ اگر امریکہ نے ایسا نہیں کیا تو ایرانی فوج اس پر خوفناک حملہ کرے گی۔ عراقچی نے اتوار کو ایران کے سرکاری میڈیا ادارے ارنا کو انٹرویو دیتے ہوئے یہ باتیں کہیں۔ اس کے بعد انہوں نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر بھی ایک پوسٹ کی، جس میں انہوں نے لکھا کہ 'امریکی ووٹرز نے اپنا فیصلہ سنا دیا ہے۔ اب وائٹ ہاؤس کو بھی فیصلہ کرنا چاہیے۔ ہماری 2 دن والی تجویز اب بھی برقرار ہے۔ تمام محاذوں پر جنگ ختم کرنے سمیت ہماری شرائط مان لیجیے اور نتائج دیکھیے۔ ورنہ جنگ کا راستہ اختیار کیجیے اور ہمارے تیار فوجیوں کے حملوں کا سامنا کیجیے۔' عراقچی نے کہا کہ امریکہ کے وسط مدتی انتخابات کے نتائج کے بعد دونوں ملکوں کے درمیان امن معاہدے کے لیے بات چیت آگے نہیں بڑھ سکی ہے۔ گزشتہ چند دنوں سے ثالثی کرنے والے ممالک کے نمائندوں کی آمد و رفت بھی بند ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ انتخابی نتائج کے باعث امریکہ میں سیاسی ہلچل مچی ہوئی ہے۔ عراقچی کے مطابق اب یہ دیکھنا ہوگا کہ امریکہ سفارت کاری کا راستہ اختیار کرتا ہے یا فوجی کارروائی کرتا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ 'ایران جنگ کے کسی بھی امکان کے لیے تیار ہے۔ ایرانی فوج نے اپنے ہتھیاروں کو مزید بہتر بنایا ہے، اپنی کمزوریوں کو دور کیا ہے اور نئے ہتھیاروں کا تجربہ بھی کیا ہے۔' اس درمیان امریکی وزیر خارجہ مارکو روبیو نے فلوریڈا میں کہا کہ ایران کے مطالبات قبول نہیں کیے جا سکتے۔ کئی ممالک دونوں ملکوں کے درمیان بات چیت کرانے کی کوشش کر رہے ہیں، لیکن فی الحال کسی معاہدے کی امید نظر نہیں آ رہی ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ صدر ڈونالڈ ٹرمپ سفارت کاری کے ذریعہ تنازعہ حل کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن ایران کے کچھ مطالبات ناقابل عمل اور مضحکہ خیز ہیں۔ روبیو فرانس میں ہونے والی جی-7 میٹنگ میں شرکت کے لیے روانہ ہونے سے قبل اتوار کو یہ بات کہہ رہے تھے۔ قابل ذکر ہے کہ امریکی صدر ٹرمپ نے اتوار کو سی این این سے کہا ہے کہ اگر بات چیت آگے بڑھتی ہے تو شاید ایران پر دوبارہ حملہ کرنے کی ضرورت نہیں پڑے گی۔ یہ اس بات پر منحصر ہوگا کہ ایران ایک مضبوط معاہدے پر دستخط کرتا ہے یا نہیں۔ ٹرمپ نے ایران کو کمزور ملک قرار دیتے ہوئے وہاں 301 فیصد مہنگائی ہونے کا دعویٰ کیا۔ انہوں نے کہا کہ امریکہ نے ایران کو فوجی اور اقتصادی اعتبار سے کافی نقصان پہنچایا ہے۔ ضرورت پڑنے پر اسے پوری طرح ختم کیا جا سکتا ہے۔ اس سے پہلے جمعرات کو ٹرمپ نے کہا تھا کہ امریکی فوج ایران پر حملے کے لیے تیار ہے اور امریکہ پہلے کے مقابلے میں زیادہ ہتھیار تیار کر رہا ہے۔ بہرحال، امریکہ کے وسط مدتی انتخابات میں ریپبلکن پارٹی کی شکست کے بعد ٹرمپ نے ایران جنگ کے حوالے سے اپنا موقف کسی حد تک نرم کیا ہے۔ نائب صدر جے ڈی وینس نے انتخابی شکست کے لیے ایران جنگ کے امریکی عوام پر پڑنے والے اثرات کو ذمہ دار ٹھہرایا تھا۔ ٹرمپ نے بھی تسلیم کیا کہ جنگ سے انتخابی نتائج متاثر ہوئے، تاہم انہوں نے کہا کہ ضرورت پڑنے پر وہ دوبارہ ایسا کریں گے۔

دیوالی کے موقع پر دہلی سے مہاراشٹر تک آتشزدگی کے واقعات

۳۰ رسے زائد ہلاکتیں، کروڑوں کا نقصان

نئی دہلی: 9 نومبر (ایجنسی): روشنیوں کا تہوار دیوالی اس سال ملک کے کئی خاندانوں کے لیے ایسی تاریکی اور درد لے کر آیا جسے وہ عمر بھر فراموش نہیں کر سکیں گے۔ دیوالی کی تقریبات کے دوران پٹاخوں اور شارٹ سرکٹ کی وجہ سے، راجدھانی دہلی سے لے کر مہاراشٹر، مدھیہ پردیش، راجستھان اور آسام تک آگ لگنے کے درجنوں ہولناک واقعات پیش آئے ہیں، جن میں مجموعی طور پر تقریباً 30 سے زائد افراد جاں بحق ہو چکے ہیں۔ ان المناک حادثات نے تہوار کی خوشیوں کو صف ماتم میں تبدیل کر دیا ہے۔ سب سے دردناک حادثات مدھیہ پردیش کے اضلاع کٹنی اور بیتول کے ساتھ ساتھ مہاراشٹر کے دھاراشیو میں پیش آئے، جہاں آگ کی بے رحم لپیٹوں نے پورے کے پورے خاندانوں کو زندہ جلا کر راکھ کر دیا۔ مدھیہ پردیش کے ضلع کٹنی کے برہی قصبے میں دیوالی کی رات تقریباً 12 بجے پورن اگروال کی تین منزلہ عمارت میں واقع کرانے کی دکان میں اچانک آگ بھڑک اٹھی، جس نے دیکھتے ہی دیکھتے پوری عمارت کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ اس بھیانک حادثے میں 77 سالہ پورن اگروال، ان کی اہلیہ چندرکلا، بہو پونم، اور تین معصوم بچوں (بشمول ایک دو ماہ کے شیرخوار) سمیت 6 افراد زندہ جل کر ہلاک ہو گئے۔ لاشوں کو جے سی بی کی مدد سے دیوار میں توڑ کر صبح نکالا جا سکا۔ اسی رات مدھیہ پردیش کے بیتول ضلع کے چھپارا میں ایک صراف تاجر کندن سونی کے مکان میں رات 3 بجے آگ لگی، جس میں خاندان کے مزید 6 افراد لقمہ اجل بن گئے۔ وزیر اعلیٰ ڈاکٹر موہن یادو نے ان اندوہناک حادثات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے مہلوکین کے اہل خانہ کے لیے 4-4 لاکھ روپے فی کس مالی امداد کا اعلان کیا ہے۔ دوسری جانب مہاراشٹر کے دھاراشیو کے پڑوسی گاؤں میں بھی دیوالی کی رات ایک جنرل اسٹور کے اوپر بنے مکان میں آگ لگنے اور زہریلے دھوئیں کی وجہ سے دم گھٹنے سے ایک ہی خاندان کے 6 افراد جان سے ہاتھ دھو بیٹھے۔ ملک کی راجدھانی دہلی میں دیوالی کی شب فائر بریگیڈ کے محکمے کو آگ لگنے کی 257 کالز موصول ہوئیں، جن میں سے 214 کا تعلق دیوالی اور پٹاخوں سے ہونے والی آتشزدگی سے تھا۔ دہلی کے تخت گڑھ میں ایک گارمنٹ فیکٹری اور نریلا میں ربڑ فیکٹری میں زبردست آگ لگی، جس پر قابو پانے کے لیے فائر بریگیڈ کی 25 گاڑیاں طلب کی گئیں۔ ایمس (AIIMS) نئی دہلی کی رپورٹ کے مطابق، دیوالی کے موقع پر پٹاخوں سے جھلسنے کے 42 مریض اسپتال لائے گئے، جن میں سے 11 کی حالت انتہائی نازک ہونے کے باعث انہیں آئی سی یو (ICU) میں داخل کیا گیا ہے۔ ان مریضوں میں 10 سال سے کم عمر کے 6 معصوم بچے بھی شامل ہیں، جن میں سے ایک آٹھ سالہ بچے کا جسم 45 فیصد تک جھلس چکا ہے۔ علاوہ ازیں، غازی آباد کی ایک پلاسٹک فیکٹری، ممبئی کے اندھیری ویسٹ اور تھانے کی کثیر منزلہ عمارتوں، اور راجستھان کے پالی میں پٹاخوں کی دکان پر گرنے والی چنگاری سے آگ لگنے کے باعث کروڑوں روپے کے نقصان اور مزید اموات کی اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔

امریکہ اور ایران کے درمیان مذاکرات تعطل کا شکار

'تہران کے مطالبات ناقابل قبول': مارکو روبیو



واشنگٹن: 9رنومبر (ایجنسی): امریکہ اور ایران کے درمیان جاری کشیدگی ختم کرنے کے لیے سفارتی مذاکرات میں اب تک کوئی ٹھوس پیش رفت نہیں ہو سکی ہے۔ اس دوران امریکی وزیر خارجہ مارکو روبیو نے واضح کیا ہے کہ ایران کے مطالبات قابل قبول نہیں ہیں اور فی الحال دونوں ملکوں کے درمیان کسی معاہدے کے امکانات بھی نظر نہیں آ رہے ہیں۔ ان کے مطابق کئی ممالک امریکہ اور ایران کے درمیان ثالثی کی کوشش کر رہے ہیں، تاہم اختلافات دور کرنے کی کوششیں اب تک نتیجہ خیز ثابت نہیں ہوئی ہیں۔ مارکو روبیو نے اتوار کو فلوریڈا کے ہوم اسٹیڈ ایئر ریزرو بیس پر صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ متعدد ممالک امریکہ اور ایران کے درمیان ثالثی کی کوشش کر رہے ہیں اور مختلف تجاویز کے ذریعے مسئلے کا حل نکالنے کی کوشش جاری ہے۔ انہوں نے کہا کہ فی الحال ان کے پاس مذاکرات میں کسی پیش رفت کی اطلاع دینے کے لیے کچھ نہیں ہے۔ روبیو نے کہا کہ امریکی انتظامیہ سفارتی طریقے سے اس مسئلے کا حل چاہتی ہے، لیکن بعض حالات میں ایسا ممکن نہیں ہو پاتا۔ اگر معاہدے کا کوئی امکان پیدا ہوتا ہے تو امریکہ اس راستے کو تلاش کرنے کے لیے تیار ہے۔ امریکی وزیر خارجہ نے ایران کے مطالبات کو غیر حقیقی اور غیر منصفانہ قرار دیتے ہوئے کہا کہ موجودہ صورت حال میں مذاکرات زیادہ مفید ثابت نہیں ہوئے ہیں۔ روبیو یہ بیان فرانس کے دارالحکومت پیرس روانہ ہونے سے قبل دے رہے تھے، جہاں وہ جی-7 ممالک کے وزرائے خارجہ کے اجلاس میں شرکت کریں گے۔ اس دوران امریکہ اور ایران کے درمیان کشیدگی کم کرنے کی کوششوں کے تحت امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ آج وائٹ ہاؤس میں قطر کے وزیر اعظم شیخ محمد بن عبدالرحمن آل ثانی سے ملاقات کریں گے۔ وائٹ ہاؤس کے پروگرام کے مطابق یہ ملاقات بند کمرے میں ہوگی۔ اس ملاقات کو اہم قرار دیا جا رہا ہے، کیونکہ قطر امریکہ اور ایران کے درمیان ثالث کا کردار ادا کر رہا ہے۔ وہ دونوں ملکوں کے درمیان تجاویز کے تبادلے اور اختلافات دور کرنے کی کوششوں میں مصروف ہے۔ مذاکرات میں ایران کا جوہری پروگرام اور جنگ ختم کرنے سے متعلق شرائط اہم موضوعات ہیں۔

گوکل تنازعہ: کولہاپور میں ہزاروں کسان سڑکوں پر

مہاراشٹر حکومت کے آرڈیننس کی واپسی کا مطالبہ

کولہاپور: 9رنومبر (ایجنسی): مہاراشٹر کے کولہاپور میں گوکل ملک یونین پر کنٹرول کے تنازعہ نے سیاسی شدت اختیار کر لی ہے۔ ریاستی حکومت کے متنازعہ آرڈیننس کے خلاف ہزاروں کسانوں، ڈیری مصنوعات کے کاروبار سے وابستہ افراد اور اپوزیشن رہنماؤں نے دسرا چوک پر زبردست احتجاجی مظاہرہ کیا۔ مظاہرین نے حکومت سے آرڈیننس واپس لینے اور کوآپریٹو اداروں کی خودمختاری برقرار رکھنے کا مطالبہ کیا۔ تنازعہ کی وجہ ریاستی حکومت کا وہ آرڈیننس ہے، جس کے تحت 500 کروڑ روپے سے زیادہ کاروبار کرنے والی کوآپریٹو تنظیموں میں حکومت کے نامزد ڈائریکٹروں کو ووٹنگ کا حق دیا گیا ہے۔ مظاہرین کا الزام ہے کہ اس فیصلے کا مقصد تقریباً 3 ہزار کروڑ روپے کے کاروبار والی گوکل ملک یونین پر حکمراں مہایوتی اتحاد کا کنٹرول قائم کرنا ہے۔ احتجاج کرنے والوں کے مطابق حکومت نے چار نامزد ڈائریکٹروں کو ووٹنگ کا حق دے کر یونین کے منتخب بورڈ میں اکثریت کا توازن تبدیل کرنے کی کوشش کی ہے۔ گوکل کے انتخابات میں اپوزیشن مہاوکاس اگھاڑی کے حمایت یافتہ پینل نے 25 میں سے 13 نشستیں حاصل کی تھیں، جب کہ مہایوتی کے حمایت یافتہ پینل کو 12 نشستیں ملی تھیں۔ احتجاج کی قیادت کانگریس کے رکن اسمبلی ستیج پاٹل اور سابق رکن پارلیمنٹ راجو شیٹی نے کی۔ سابق وزیر اور این سی پی (شرد پوار) کے رکن اسمبلی جینت پاٹل، کانگریس رہنما وشوجیت کدم اور سانگلی کے رکن پارلیمنٹ وشال پاٹل سمیت کئی رہنما بھی مظاہرے میں شریک ہوئے۔ ستیج پاٹل نے الزام لگایا کہ چار نامزد ڈائریکٹروں کی تقرری کے پیچھے وزیر چندرکانت پاٹل اور حسن مشرف کا کردار ہے۔ انہوں نے کہا کہ ان کی لڑائی اقتدار کے لیے نہیں بلکہ ساڑھے پانچ لاکھ کسانوں کے حقوق کے لیے ہے۔ ان کے مطابق یہ تحریک اب کولہاپور سے نکل کر پورے مہاراشٹر کا مسئلہ بن چکی ہے۔ جینت پاٹل نے حکومت کے فیصلے کو جمہوری اصولوں کے خلاف قرار دیتے ہوئے وزیر اعلیٰ دیویندر فڈنویس سے آرڈیننس واپس لینے کا مطالبہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ حکومت نے گوکل میں منتخب بورڈ کی اکثریت کو کمزور کرنے کے لیے چار ارکان کو نامزد کیا ہے۔ سابق رکن پارلیمنٹ راجو شیٹی نے کہا کہ نامزد ڈائریکٹروں کا بنیادی کام منتخب ارکان کو مشورہ دینا ہے، نہ کہ ووٹنگ کے ذریعے فیصلوں پر اثرانداز ہونا۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ اس طرح کا حق دینے کی کوئی روایتی مثال موجود نہیں ہے۔ احتجاج کے دوران ایک بینر بھی توجہ کا مرکز بنا، جس میں سابق وزیر اعظم اٹل بہاری واجپائی کا حوالہ دیتے ہوئے سوال اٹھایا گیا کہ ایک ووٹ کم ہونے پر استعفیٰ دینے والے واجپائی کہاں تھے اور آج ایک ڈائریکٹر کی کمی پوری کرنے کے لیے چار ڈائریکٹر نامزد کیے جا رہے ہیں۔ وشوجیت کدم نے سوال اٹھایا کہ جب گوکل کا معاملہ مہاراشٹر سے متعلق ہے تو وزیر اعلیٰ فڈنویس دہلی سے وکیل کیوں لے کر آئے؟ دوسری جانب وشال پاٹل نے دعویٰ کیا کہ گوکل جیسے کامیابی سے چلنے والے ادارے میں حکومت کی مداخلت کسانوں کے ساتھ ناانصافی ہے۔ احتجاج کے پیش نظر دسرا چوک اور اطراف میں پولیس کی بھاری نفری تعینات رہی، جب کہ اہم راستوں پر بیریکیڈنگ کر کے ٹریفک کا رخ موڑ دیا گیا۔ مظاہرین کا کہنا ہے کہ گوکل محض ایک ڈیری یونین نہیں بلکہ کولہاپور کے کسانوں کی روزی روٹی اور خودداری کی علامت ہے۔

مہاراشٹر ایس آئی آر: 190 اسمبلی سیٹوں پر جیت کے فرق سے زیادہ ووٹ حذف ہوئے، ایک رپورٹ میں انکشاف

ممبئی: 9رنومبر (ایجنسی): مہاراشٹر میں ووٹر لسٹ کی خصوصی گہری نظرثانی (ایس آئی آر) سے متعلق جاری ہونے والی ایک رپورٹ نے نئی بحث چھیڑ دی ہے۔ رپورٹ کے مطابق ریاست میں ایس آئی آر کے بعد تقریباً 07.2 کروڑ ووٹرز کے نام مسودہ ووٹر لسٹ میں شامل نہیں ہیں۔ اس کا اثر اسمبلی کی 190 سیٹوں پر پڑ سکتا ہے۔ دعویٰ کیا گیا ہے کہ کئی سیٹوں پر حذف کیے گئے ووٹرز کی تعداد کامیاب امیدوار کی جیت کے فرق سے بھی زیادہ ہے۔ اس رپورٹ میں ممبئی کی کولابہ اسمبلی سیٹ کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔ دعویٰ کیا گیا ہے کہ اس سیٹ پر حذف کیے گئے ووٹرز کی تعداد 2024 کے انتخابات میں ڈالے گئے مجموعی ووٹوں سے بھی زیادہ ہے۔ رپورٹ میں یہ بھی دعویٰ کیا گیا ہے کہ حذف کیے گئے ناموں میں شیخ، پاٹل اور پوار خاندانی نام رکھنے والے ووٹرز کی تعداد سب سے زیادہ ہے۔ اس کے علاوہ خواتین کے نام حذف ہونے کی تعداد مردوں کے مقابلے میں دوگنا بتائی گئی ہے۔ رپورٹ میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ اسمبلی کے 190 حلقوں میں ایسے ووٹرز کی تعداد، جن کے نام موت کے علاوہ دیگر وجوہات کی بنا پر حذف کیے گئے ہیں، 2024 کے انتخابات میں کامیاب امیدوار کی جیت کے فرق سے زیادہ ہے۔ 95 سیٹوں پر ایسے ووٹرز کے نام حذف کیے گئے ہیں جن کا پتہ نہیں چل سکا یا جو اپنے پتے پر موجود نہیں ملے۔ ان کی تعداد بھی جیت کے فرق سے زیادہ ہے۔ مہاوکاس اگھاڑی کی جیتی ہوئی سیٹوں پر 5.18 فیصد اور مہایوتی کی جیتی ہوئی نشستوں پر 6.17 فیصد ووٹرز کے نام ڈرافٹ ووٹر لسٹ میں شامل نہیں ہیں۔ رپورٹ کے اعداد و شمار کے مطابق مہاراشٹر میں شیخ خاندانی نام والے 7.54 لاکھ، پاٹل خاندانی نام والے 4.84 لاکھ، خان خاندانی نام والے 3.69 لاکھ، جادھو خاندانی نام والے 3.40 لاکھ اور پوار خاندانی نام والے 2.75 لاکھ ووٹرز کے نام مسودہ فہرست میں شامل نہیں ہیں۔ رپورٹ کا سب سے اہم دعویٰ یہ ہے کہ ڈرافٹ ووٹر لسٹ سے حذف کیے گئے ووٹرز میں سے 83.2 فیصد لوگ زندہ ہیں۔ ان میں 46 فیصد ووٹر 40 سال سے کم عمر کے ہیں۔ ممبئی میں 34.7 فیصد اور تھانے ضلع میں 35.4 فیصد ووٹروں کے نام حذف کیے گئے ہیں۔ مہاراشٹر کے دیگر حصوں میں یہ تعداد 19.5 فیصد ہے۔ رپورٹ کے مطابق حذف کیے گئے ناموں میں 14.6 فیصد ایسے ووٹرز کے ہیں جن کے نام مسلم ہیں، جبکہ ریاست کی مجموعی ووٹر لسٹ میں ان کا تناسب 11.8 فیصد ہے۔ ممبئی شہر میں یہ تناسب 28.4 فیصد اور ممبئی کے مضافاتی علاقوں میں 24.1 فیصد بتایا گیا ہے۔ رپورٹ میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ مسلم نام والے ووٹروں کے نام پہلے سے کسی دوسری جگہ درج ہونے کی وجہ سے حذف ہونے کا خدشہ دیگر ووٹروں کے مقابلے میں 2.07 گنا زیادہ ہے۔ تیسری جنس کے ووٹرز کے معاملے میں بھی اعداد و شمار حیران کرنے والے ہیں۔ 2024 کی ووٹر لسٹ میں درج 6,101 تیسری جنس کے ووٹرز میں سے 3,250 یعنی 53.3 فیصد کے نام ڈرافٹ ووٹر لسٹ میں شامل نہیں ہیں۔ رپورٹ میں یہ بھی انکشاف ہوا ہے کہ ممبئی سے باہر 18 سے 29 سال کی عمر کے جن ووٹرز کو مستقل طور پر دوسری جگہ منتقل بتایا گیا ہے، ان میں 8 لاکھ 22 ہزار 798 خواتین اور 3 لاکھ 79 ہزار 991 مرد شامل ہیں۔ یعنی مردوں کے مقابلے میں خواتین کے نام حذف ہونے کی تعداد 2.2 گنا زیادہ ہے۔ رپورٹ میں اس کی وجہ شادی کے بعد خواتین کا پتہ تبدیل ہونا اور نئے پتے پر ووٹر لسٹ میں دوبارہ نام درج نہ ہونا بتایا گیا ہے۔ ضلع وار اعداد و شمار پر نظر ڈالیں تو پونے میں 28.7 لاکھ، تھانے میں 28.6 لاکھ، ممبئی کے مضافاتی علاقوں میں 26.6 لاکھ، ناگپور میں 14.4 لاکھ اور ناسک میں 10.3 لاکھ ووٹرز کے نام مسودہ فہرست میں شامل نہیں ہیں۔ قابل ذکر ہے کہ کولکاتا کے صابر انسٹی ٹیوٹ نے مہاراشٹر میں ایس آئی آر کے عمل پر سوال اٹھائے ہیں۔ ادارے کے سربراہ صابر احمد کا الزام ہے کہ ووٹر لسٹ تیار کرنے میں استعمال کیے گئے سافٹ ویئر کی تکنیکی خامیوں کے باعث بڑی تعداد میں اہل ووٹروں کے نام حذف ہو گئے ہیں۔ ادارے نے الیکشن کمیشن سے پورے عمل کی جانچ کرانے کا مطالبہ کیا ہے۔ صابر احمد کا کہنا ہے کہ ووٹر شناختی کارڈ کا استعمال کئی سرکاری اور انتظامی کاموں میں بھی ہوتا ہے۔ ایسے میں ووٹر لسٹ سے نام حذف ہونے کی وجہ سے پاسپورٹ کی تجدید، ڈومیسائل سرٹیفکیٹ، سرکاری اسکیموں اور طلبہ کے داخلوں پر بھی اثر پڑ سکتا ہے۔ ان الزامات پر مہاراشٹر کے چیف الیکٹورل آفیسر کے دفتر نے کہا ہے کہ ایس آئی آر کا عمل ابھی مکمل نہیں ہوا ہے۔ مسودہ ووٹر لسٹ میں نام شامل نہ ہونے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ووٹر کا نام ہمیشہ کے لیے حذف کر دیا گیا ہے۔ ایسے ووٹروں کی معلومات جمع کرنے اور دوبارہ جانچ کا کام جاری ہے۔ کمیشن کے مطابق ریاست کے تقریباً 21 فیصد ووٹروں کے نام مسودہ فہرست میں شامل نہیں ہیں۔ ان میں سے 8.16 فیصد نام ووٹروں کی موت ہو جانے کی وجہ سے حذف کیے گئے ہیں۔ کمیشن نے یہ بھی کہا کہ ممبئی اور تھانے میں دوسرے شہروں سے آنے جانے والے لوگوں کی تعداد زیادہ ہے۔ دہلی، بنگلورو اور چنئی جیسے بڑے شہروں میں بھی اسی وجہ سے ووٹر لسٹ سے نام حذف ہونے کی تعداد زیادہ رہتی ہے۔ مسلم ووٹرز کے معاملے میں صرف مذہب کی بنیاد پر کوئی نتیجہ اخذ کرنا درست نہیں ہے۔

دہلی ریلوے یارڈ میں 1286 کلو مشتبہ گوشت ضبط

نئی دہلی: 9رنومبر (ایجنسی) دہلی کے نظام الدین ریلوے اسٹیشن کے نیو واشنگ لائن ریلوے یارڈ میں حیدرآباد سے ٹرین کے ذریعے لائے گئے تقریباً 35.1286 کلوگرام گوشت کو ضبط کیا گیا ہے۔ اس گوشت کے بیف (گائے کا گوشت) ہونے کا شبہ ظاہر کیا جا رہا ہے۔ ڈی سی پی ریلوے یونٹ کی جانب سے جاری پریس ریلیز کے مطابق یہ کارروائی اتوار کی صبح تقریباً 9 بجے بڑودہ ہاؤس میں واقع ریلوے ویجیلنس یونٹ سے اطلاع ملنے کے بعد کی گئی۔ اطلاع میں بتایا گیا تھا کہ کارگو کے ذریعے مبینہ طور پر گائے کا گوشت منتقل کیا جا رہا ہے۔ اس کے بعد تحقیقاتی افسر اور اسٹیشن ہاؤس افسر فوری طور پر موقع پر پہنچے۔ پریس ریلیز میں بتایا گیا ہے کہ نمونے جمع کرنے اور بی این ایس ایس کے تحت ضروری دستاویزی کارروائی مکمل کرنے کے لیے فارنسک سائنس لیبارٹری (ایف ایس ایل) کی ایک ٹیم اور ایک ویٹرنری ڈاکٹر کو بھی موقع پر بلایا گیا۔ پولیس کے مطابق، حیدرآباد سے ساؤتھ ایکسپریس کے ذریعے مشتبہ گوشت کے 20 تھرماکول کے ڈبے لائے گئے تھے۔ ان کارگو پیکٹوں کی بکنگ مٹن اور گوشت کے نام سے کی گئی تھی۔ موقع پر گورنمنٹ ریلوے پولیس (جی آر پی) اور ریلوے پروٹیکشن فورس (آر پی ایف) کی ٹیمیں تعینات ہیں۔ پولیس نے بتایا کہ نمونے لینے کے بعد گوشت کو تلف کرنے سے متعلق قانونی کارروائی مکمل کی جائے گی۔ اس معاملے میں مزید تفصیلات کا انتظار ہے۔ اس سے قبل ہفتے کے روز انڈین ریلوے کیٹرنگ اینڈ ٹورزم کارپوریشن (آئی آر سی ٹی سی) نے ہندوستانی ریلوے نیٹ ورک پر غیر مجاز ای کیٹرنگ ویب سائٹس اور موبائل ایپلیکیشنز کی شناخت کر کے ان کے خلاف کارروائی کے لیے سخت مہم شروع کی تھی۔ مسافروں کی صحت، حفاظت، رازداری اور مالی مفادات کے تحفظ کو اہمیت دیتے ہوئے آئی آر سی ٹی سی نے ان اداروں کے خلاف کارروائی کی ہے جو غیر قانونی طور پر ای کیٹرنگ خدمات چلا رہے تھے۔

ورق تازہ کو 2 دن تعطیل

دیوالی تہوار کے موقع پر پریس کو تعطیل ہونے سے 11 اور 12 نومبر 2026 کو روزنامہ ورق تازہ شائع نہیں ہوگا۔
ایڈیٹر

سعودی عرب نے حج 2027 کے لیے مکمل تعاون کی یقین دہانی کرائی: کرن رجیجو



نئی دہلی: 9رنومبر (ایجنسی): مرکزی وزیر برائے پارلیمانی امور و اقلیتی امور کرن رجیجو نے عازمین حج کی سہولت اور فلاح و بہبود کے لیے سعودی عرب کی جانب سے کیے جا رہے اقدامات کی ستائش کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ سعودی عرب نے حج کے انتظامات اور عازمین کی بہتر خدمات کے لیے ہندوستان کو مکمل تعاون فراہم کیا ہے۔ جدہ میں واقع ہندوستانی قونصل خانے نے پیر کو اس سلسلے میں اطلاع دی۔ رجیجو نے ہندوستان اور سعودی عرب کے درمیان شراکت داری کو مزید مضبوط بنانے اور حج 2027 کو کامیاب بنانے کے لیے دونوں ممالک کے مشترکہ عزم کا بھی اظہار کیا۔ انہوں نے یہ بات سعودی عرب کے شہر جدہ میں منعقدہ چھٹے حج کانفرنس اور نمائش کے افتتاحی پروگرام کے موقع پر کہی۔ ہندوستانی قونصل خانے کے مطابق، مرکزی وزیر نے سعودی عرب کے وزیر برائے حج و عمرہ ڈاکٹر توفیق بن فوزان الربیعہ کی صدارت میں منعقدہ وزارتی کانفرنس میں شرکت کی۔ اس اجلاس میں مختلف ممالک کے وفود کے سربراہان بھی موجود تھے۔ ہندوستان کی جانب سے جدہ میں ہندوستان کے قونصل جنرل فہد سوری اور وزارت اقلیتی امور میں جوائنٹ سکریٹری (حج) محمد افضل بھی ان کے ساتھ شریک ہوئے۔ اس موقع پر کرن رجیجو نے دیگر وزرائے وفود کے ساتھ مکہ ریجن کے نائب گورنر شہزادہ سعود بن مشعل بن عبدالعزیز آل سعود سے بھی ملاقات کی۔ ملاقات میں حج عازمین کی سہولت، انتظامات اور دونوں ممالک کے درمیان تعاون کو مزید فروغ دینے سے متعلق امور پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ اپنے دورے کے حوالے سے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر ایک پوسٹ میں رجیجو نے کہا کہ عازمین کی فلاح و بہبود اور حج 2027 کے کامیاب انعقاد کے مشترکہ عزم کے تحت ہندوستان اور سعودی عرب اپنی شراکت داری کو مضبوط کر رہے ہیں۔ انہوں نے حج کانفرنس اور نمائش کی افتتاحی تقریب کے علاوہ سعودی وزیر حج و عمرہ کی صدارت میں منعقدہ وفود کے سربراہان کے سرکاری اجلاس میں شرکت کا بھی ذکر کیا۔ مرکزی وزیر نے ہفتے کے روز سعودی وزیر حج و عمرہ کی جانب سے دیے گئے سرکاری عشائیے میں بھی شرکت کی تھی۔ اس موقع پر انہوں نے سعودی عرب کی مہمان نوازی اور مختلف ممالک کے اہم نمائندوں سے ملاقات کا موقع فراہم کرنے پر اظہار تشکر کیا۔ رجیجو نے اپنی پوسٹ میں کہا کہ دونوں ممالک نے عازمین کی خدمت اور حج کے تجربے کو مزید بہتر بنانے کے اپنے مشترکہ عزم کا اعادہ کیا ہے۔ دورے کے دوران مرکزی وزیر نے جدہ کی مشہور تاریخی الرحمہ مسجد کا بھی دورہ کیا۔ یہ مسجد سمندر کے کنارے واقع ہونے کی وجہ سے فلوٹنگ مسجد یعنی تیرتی ہوئی مسجد کے نام سے مشہور ہے۔ بحیرہ احمر کے ساحل پر واقع یہ مسجد سعودی عرب کے اسلامی ورثے اور فن تعمیر کی خوبصورتی کی علامت سمجھی جاتی ہے۔ مسجد کے دورے کی تصاویر شیئر کرتے ہوئے رجیجو نے اسے روحانی اہمیت اور تعمیراتی حسن کا منفرد مقام قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ یہ مسجد سعودی عرب کی مالا مال اسلامی تہذیب و ثقافت کی عکاسی کرتی ہے۔ مرکزی وزیر کا یہ دورہ حج 2027 کے انتظامات کے سلسلے میں ہندوستان اور سعودی عرب کے درمیان رابطوں اور تعاون کو مزید مستحکم کرنے کی کوششوں کا حصہ ہے۔

گجرات کو 2028 تک منشیات سے پاک بنانے کا ہدف: امت شاہ

احمد آباد: مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ نے پیر کے روز کہا کہ عوام کے فعال تعاون کے بغیر صرف حکومتوں کی کوششوں سے منشیات کے مسئلے کو ختم نہیں کیا جا سکتا۔ انہوں نے لوگوں سے اپیل کی کہ وہ خصوصی ہیلپ لائن نمبروں کے ذریعے منشیات کے استعمال اور خرید و فروخت کی اطلاع متعلقہ حکام کو دیں۔ امت شاہ نے یہاں 1024 کروڑ روپے کے ترقیاتی منصوبوں کا آغاز کرنے کے بعد ایک عوامی جلسے سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہندوستان کو منشیات سے پاک بنانے کے لیے 31 دسمبر 2029 کی آخری تاریخ مقرر کی گئی ہے، لیکن گجرات کو یہ ہدف 31 دسمبر 2028 تک ہی حاصل کر لینا چاہیے۔ مرکزی وزیر داخلہ نے کہا، 'منشیات کا استعمال ہمارے نوجوانوں اور آنے والی نسلوں کو اندر سے کھوکھلا کر دیتا ہے۔ یہ نوجوانوں کے دماغ، جسم، سوچنے سمجھنے کی صلاحیت اور حواس کو نقصان پہنچا کر ملک کے مستقبل کو کمزور کرتا ہے۔ اس کے علاوہ منشیات کے کاروبار سے حاصل ہونے والی آمدنی کا استعمال ملک میں دہشت گردی کو فروغ دینے کے لیے کیا جاتا ہے۔' انہوں نے عوام سے اپیل کی کہ وہ منشیات کی خرید و فروخت کے واقعات کی اطلاع حکام کو دیں۔ شاہ نے کہا کہ حکومت ملک کو مکمل طور پر اس سے آزاد کرانے میں کامیاب رہی ہے، لیکن اب بھی اسے خاموش بیٹھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ انہوں نے کہا، 'ہمارا ہدف 31 دسمبر 2029 تک ہندوستان کو منشیات سے پاک بنانا ہے۔ چونکہ وزیر اعظم نریندر مودی اور میں، دونوں گجرات سے تعلق رکھتے ہیں، اس لیے ہمیں 2029 تک انتظار کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہماری ذمہ داری ہے کہ گجرات کو 31 دسمبر 2028 سے بہت پہلے منشیات سے پاک بنائیں۔' امت شاہ نے زور دیا کہ ملک کو منشیات سے پاک بنانا پورے معاشرے کی اجتماعی ذمہ داری ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہر استاد کو چوکس رہنا چاہیے اور اگر کسی طالب علم کے رویے میں تبدیلی نظر آئے تو اس کی اطلاع دینی چاہیے۔ ایسی تبدیلیوں میں آنکھوں کا سرخ ہونا، کلاس میں سونا یا پڑھائی میں توجہ نہ دے پانا شامل ہیں۔ اساتذہ کو یہ بھی یقینی بنانا چاہیے کہ ایسے طلبہ کی جانچ کرائی جائے۔ والدین کو بھی چاہیے کہ وہ کم عمر بچوں کی سرگرمیوں پر کڑی نظر رکھیں۔ شاہ نے کہا، 'شہریوں کی بھی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے آس پاس منشیات کے استعمال یا فروخت کا کوئی بھی معاملہ دیکھیں تو ٹول فری نمبر پر فون کر کے اس کی اطلاع دیں۔'

'ٹرمپ جیسی صورتحال کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے': اے آئی ڈیٹا سینٹرز پر روہت پوار کا بی جے پی پر طنز

ممبئی: 9رنومبر (ایجنسی): این سی پی (شرد پوار گروپ) کے رکن اسمبلی روہت پوار نے مہاراشٹر میں مجوزہ اے آئی ڈیٹا سینٹر منصوبوں کو لے کر بی جے پی حکومت کو نشانہ بنایا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر ریاست میں ایسے ڈیٹا سینٹر قائم کیے گئے جن سے روزگار کے مواقع کم پیدا ہوں گے، لیکن پانی کی کھپت بہت زیادہ ہوگی، تو بی جے پی کو بھی امریکہ میں ڈونالڈ ٹرمپ جیسی صورتحال کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ روہت پوار نے پیر کو مرحوم اجیت پوار کی یادگار پر پہنچ کر انہیں خراج عقیدت پیش کیا۔ اس موقع پر میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے اجنی ڈیم کے قریب مجوزہ اے آئی ڈیٹا سینٹر منصوبے کی مخالفت اور گوکل ملک یونین میں جاری اقتدار کی کشمکش سمیت مختلف امور پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ روہت پوار نے کہا کہ اس سال پوار خاندان دیوالی نہیں منا رہا ہے۔ اس کی دو اہم وجوہات ہیں۔ پہلی یہ کہ اجیت دادا اب ہمارے درمیان نہیں رہے اور ایک حادثے میں ان کا انتقال ہو گیا۔ دوسری وجہ مہاراشٹر میں خشک سالی کی سنگین صورت حال ہے، جس نے کسانوں اور مزدوروں کی مشکلات میں اضافہ کر دیا ہے۔ اسی لیے خاندان نے اجتماعی طور پر دیوالی نہ منانے کا فیصلہ کیا ہے۔ اجنی میں اے آئی ڈیٹا سینٹر کی مخالفت اور شرد پوار کے بیان سے متعلق سوال پر روہت پوار نے کہا کہ دونوں کے موقف میں فرق ہے۔ ان کے مطابق شرد پوار مصنوعی ذہانت (آرٹیفیشل انٹیلی جنس) کی بات کر رہے تھے، جبکہ ان کی مخالفت اے آئی ڈیٹا سینٹرز کے قیام سے متعلق ہے۔ انہوں نے ڈیٹا سینٹرز کو گودام سے تشبیہ دیتے ہوئے کہا کہ جس طرح کسی گودام میں سامان محفوظ رکھنے کے لیے انتظامات کیے جاتے ہیں، اسی طرح ڈیٹا سینٹرز میں بھی سرورز اور ڈیجیٹل معلومات کو محفوظ رکھا جاتا ہے۔ تاہم ان مراکز سے بہت زیادہ روزگار پیدا نہیں ہوتا، جبکہ انہیں چلانے اور سرورز کو ٹھنڈا رکھنے کے لیے بڑے پیمانے پر پانی درکار ہوتا ہے۔ روہت پوار نے دعویٰ کیا کہ ڈیٹا سینٹرز کے قیام سے ان کے آس پاس 10 سے 15 کلومیٹر کے علاقے میں درجہ حرارت بڑھنے کے ساتھ آلودگی اور شور کی سطح میں بھی اضافہ ہو سکتا ہے۔ ان کے مطابق ایسے منصوبوں کے ماحولیاتی اور مقامی آبادی پر پڑنے والے اثرات کو نظر انداز نہیں کیا جانا چاہیے۔ انہوں نے امریکہ کے وسط مدتی انتخابات کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ ڈونالڈ ٹرمپ کی ریپبلکن پارٹی کو اے آئی ڈیٹا سینٹرز کے خلاف عوامی مخالفت کی وجہ سے نقصان اٹھانا پڑا۔





روزنامہ ورقِ تازہ
حالاتِ حاضرہ
दैनिक वरक-ए-ताजा
10 Nov. 2026



ورقِ تازہ
10 Nov. 2026
اداریہ

مہارتیوں کے نام کٹنے کا دعویٰ!

جمہوری نظام میں ایک عام شہری کے ہاتھ میں سب سے بڑی طاقت اس کا ووٹ ہوتا ہے۔ جب الیکشن کا موسم آتا ہے تو سیاسی پارٹیاں ایک ایک ووٹ کے لیے ایڑی چوٹی کا زور لگاتی ہیں۔ ہر امیدوار جانتا ہے کہ ایک عام انسان کی انگلی پر لگی سیاہی اس کے اقتدار کا فیصلہ کرے گی۔ لیکن ذرا تصور کریں کہ کیا ہو، جب کروڑوں ووٹرز کو پولنگ بوتھ تک پہنچنے سے پہلے ہی کاغذوں سے غائب کر دیا جائے؟ مہاراشٹر میں ووٹر لسٹوں کی حالیہ چھان بین اور نظر ثانی نے ایک ایسا سوال کھڑا کر دیا ہے، جو کسی بھی جمہوری عمل کی شفافیت کو کٹہرے میں کھڑا کر سکتا ہے۔ ایک جاری ہونے والی رپورٹ کے مطابق ریاست کی ڈرافٹ ووٹر لسٹ سے دو کروڑ سے زائد شہریوں کے نام غائب ہیں۔ یہ کوئی معمولی کلرک کی غلطی یا عام سی تکنیکی خامی نہیں ہے، اس عمل نے ریاست کے پورے سیاسی نقشے کو ہلا کر رکھ سکتا ہے۔ اس غائب ہونے والے ہندسے کی طاقت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ ریاست کی ۱۹۰ر اسمبلی سیٹوں پر کٹے ہوئے ناموں کی تعداد اتنی ہے جو پچھلے الیکشن میں جیتنے والے امیدواروں کے فرق سے بھی زیادہ تھی۔ سیدھے لفظوں میں کہا جائے تو یہ وہ نام ہیں جو کسی بھی مضبوط حکومت کو گرانے اور کسی بھی ہاری ہوئی بازی کو جتوانے کی طاقت رکھتے ہیں۔ ممبئی کی کلابہ سیٹ پر تو صورتحال اور بھی عجیب ہے۔ وہاں فہرست سے نکالے گئے ووٹرز کی تعداد پچھلے انتخابات میں ڈالے گئے کل ووٹوں سے بھی آگے نکل گئی ہے۔ حکمران اتحاد ہو یا اپوزیشن کی پارٹیاں، دونوں کے جیتتے ہوئے حلقوں میں اوسطاً ۱۷ر سے ۱۸ر فیصد شہریوں کے نام اس موجودہ مسودے میں شامل نہیں ہیں۔ جب ہم ان دو کروڑ کٹے ہوئے ناموں کی تفصیل میں جاتے ہیں، تو یہ صرف ایک مشینی خرابی یا بے ترتیب کٹائی نہیں لگتی۔ رپورٹ کے اعداد و شمار بتاتے ہیں کہ مہاراشٹر کی ووٹر لسٹوں سے سب سے زیادہ ان خاندانوں کے نام غائب ہوئے ہیں جو اس ریاست کی مٹی اور یہاں کی سماجی پہچان کا سب سے بڑا حصہ ہیں۔ ان میں شیخ، پاٹل اور پوار سرنیم والے شہری سب سے آگے ہیں۔ ریاست کے سیاسی اور سماجی ڈھانچے میں پاٹل، پوار، جادھو، شیخ اور خان یہ مہاراشٹر کی کسان، محنت کش اور اقلیتی برادریوں کی سب سے مضبوط نمائندگی کرتے ہیں لیکن حیرت انگیز طور پر یہی طبقہ اس کاغذی کٹائی کا سب سے بڑا نشانہ بنا ہے۔ رپورٹ کے مطابق صرف شیخ خاندانی نام والے ۷ر لاکھ سے زیادہ ووٹرز فہرست سے باہر کر دیے گئے ہیں۔ اسی طرح تقریباً ۵ر لاکھ پاٹل، ۳ر لاکھ کے قریب پوار، ۳ر لاکھ سے زائد خان اور ساڑھے تین لاکھ کے قریب جادھو نام والے شہری اپنے ووٹ کے حق سے محروم ہو چکے ہیں۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا نظام کی یہ تکنیکی قینچی صرف ریاست کے مخصوص اور محنت کش طبقات پر ہی چلنی تھی؟ جب ایک مخصوص شناخت رکھنے والے لاکھوں لوگ اچانک کسی فہرست سے آؤٹ ہو جائیں، تو عوام کے ذہنوں میں شکوک پیدا ہونا ایک فطری بات ہے۔

اس تکنیکی چھان بین کی ایک بڑی قیمت اقلیتی طبقے بالخصوص مسلم ووٹرز کو بھی چکانی پڑ رہی ہے۔ ریاست کی کل آبادی میں ان کا حصہ لگ بھگ ۱۱ر فیصد ہے، لیکن فہرست سے نکالے گئے ناموں میں ان کا تناسب ۱۴ر فیصد سے بھی زیادہ نظر آتا ہے۔ ممبئی شہر اور اس کے مضافاتی علاقوں میں تو یہ شرح ۲۴ر سے ۲۸ر فیصد تک جا پہنچی ہے۔ اس ساری کاروائی کی زد میں وہ طبقہ بھی بری طرح آ گیا ہے جو پہلے ہی معاشرے میں اپنی شناخت اور قبولیت کے لیے روزانہ کی بنیاد پر لڑ رہا ہے۔ تیسری جنس سے تعلق رکھنے والے ووٹرز، جن کی کل تعداد ہی ریاست میں ۶ر ہزار کے قریب تھی، ان میں سے آدھے سے زیادہ نام ڈرافٹ لسٹ سے اڑا دیے گئے ہیں۔ یہ ایک کمزور طبقے کی سماجی آواز دبانے کے مترادف ہے۔ مردوں کے مقابلے میں خواتین ووٹرز کا نام کٹنے کی رفتار دوگنی سے بھی زیادہ رہی۔ رپورٹ کے مطابق ۸ر لاکھ سے زائد نوجوان خواتین اس فہرست سے باہر ہوئی ہیں۔ اس کی ایک بنیادی اور بڑی وجہ شادی کے بعد خواتین کا اپنے پرانے گھر سے رخصت ہونا اور نیا پتہ تبدیل کرنا بتائی گئی ہے۔ یہاں آ کر ہمارے نظام کی قلعی کھل جاتی ہے۔ ہمارا سرکاری ڈھانچہ ایک عورت کا نام اس کے باپ کے پتے سے کاٹنے میں تو بڑی پھرتی دکھاتا ہے، لیکن شادی کے بعد شوہر کے پتے پر اس کا نام دوبارہ درج کرنے کا کوئی خودکار، تیز اور آسان نظام نہیں بناتا۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ لاکھوں خواتین، جن میں بڑی تعداد پوار اور پاٹل خاندانوں کی بیٹیوں کی ہو سکتی ہے، صرف شادی کر کے گھر بدلنے کی وجہ سے اپنے بنیادی جمہوری حق سے محروم ہو رہی ہیں۔ سب سے زیادہ چونکانے والی بات یہ ہے کہ فہرست سے نکالے گئے ۸۰ر فیصد سے زیادہ لوگ زندہ سلامت ہیں، اور ان میں سے لگ بھگ آدھے ووٹرز ۴۰ر سال سے کم عمر کے نوجوان ہیں۔ یعنی پونے، تھانے، ممبئی اور ناگپور جیسے شہروں کے لاکھوں جیتے جاگتے اور چلتے پھرتے انسان اچانک سرکاری کاغذوں میں اپنا وجود کھو بیٹھے ہیں۔ کولکاتا کے صابر انسٹی ٹیوٹ نے، جس نے اس پوری کاروائی پر سوال اٹھائے ہیں، کا کہنا ہے کہ ووٹر شناختی کارڈ کا کام صرف الیکشن کے دن پولنگ بوتھ پر جا کر بٹن دبانا نہیں ہوتا۔ ہمارے ملک میں یہ کارڈ ایک عام شہری کے ہونے اور اس کی شہریت کا سب سے بڑا اور بنیادی ثبوت مانا جاتا ہے۔ جب ایک زندہ انسان کا نام ووٹر لسٹ سے غائب ہوتا ہے، تو اس کا پاسپورٹ بننے میں رکاوٹ آتی ہے اور سرکاری اسکیموں کے دروازے بند ہو جاتے ہیں۔ دوسری جانب الیکشن کمیشن نے اپنی صفائی پیش کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ عمل ابھی فائنل نہیں ہوا اور نام ڈرافٹ لسٹ میں نہ ہونے کا مطلب یہ نہیں کہ ووٹر کو ہمیشہ کے لیے نکال دیا گیا ہے۔ کمیشن کا کہنا ہے کہ لوگ نوکریوں کی تلاش میں ممبئی اور تھانے جیسے بڑے شہروں میں آتے جاتے رہتے ہیں، اور کچھ نام ووٹرز کے انتقال کر جانے کی وجہ سے بھی کاٹے گئے ہیں۔ کمیشن کی یہ دلیل اپنی جگہ وزن رکھتی ہے کہ اموات یا نقل مکانی کی وجہ سے لسٹوں کو صاف کرنا ضروری ہے۔ لیکن جب ریاست کے مخصوص خاندانی نام، اقلیتیں اور خواتین اس قدر بڑی تعداد میں فہرست سے باہر ہو جائیں، تو اسے محض ایک تکنیکی جواز بنا کر گول نہیں کیا جا سکتا۔ جمہوریت کی پوری عمارت شفاف اور درست ووٹر لسٹوں پر کھڑی ہوتی ہے۔ الیکشن کمیشن کو چاہیے کہ وہ اس پوری چھان بین کو عوام کے لیے مزید آسان اور شفاف بنائے، تاکہ کوئی بھی شہری سسٹم کی کسی تکنیکی خامی کی وجہ سے اپنے جمہوری حق اور شناخت سے محروم نہ رہے۔

راہ نما:

از : مبارک کاپڑی



ہمارے معاشرے کے تین کردار

موجودہ تعلیمی نظام مادہ پرست ہے۔ وہ سائنس، جغرافیہ، کمپیوٹرس پڑھنے کی بات تو کرتا ہے البتہ اخلاقی و سماجی اقدار؟ اس کے ہاں اُس کی کوئی گنجائش نہیں۔ نصاب کے اِرد گرد گھومنے والے نظام سے ہٹ کر اخلاقی تربیت کی طرف ہم اپنی توجہ مبذول کرتے ہیں۔

بے وقوف بیٹا : ہر گھر میں اکثر بڑا بیٹا 'بے وقوف' ہوتا ہے۔ وہ بہت جلد اپنے باپ کی جگہ لے لیتا ہے۔ حالات اُسے مجبور کر دیتے ہیں کہ وہ اسکول کے بستے کو جیسے ہی خیر باد کرتا ہے، گھر کے چولہے کا ایندھن بن جاتا ہے۔ اُس کے سامنے اور کوئی راستہ نہیں بچتا کہ اپنے خواب، اپنے کریئر کو داؤ پر لگا دے لہٰذا وہ گھر کو سنبھالنے کے لئے بیرون ملک نکل پڑتا ہے، گاؤں چھوڑ کر، گھر چھوڑ کر، اپنی فیملی کو چھوڑ کر جیب میں ایک فہرست لے کر نکلتا ہے: تین چھوٹے بھائیوں کی تعلیم مکمل کرنی ہے، دو بہنوں کی شادی کا انتظام کرنا ہے، ابّا کی بیماری کے لئے لیا گیا قرض ادا کرنا ہے، گھر کے راشن کا انتظام کرنا ہے۔ بڑا بیٹا جب اس جدو جہد میں ۴۵ر سے ۵۰ر ڈگری درجہ حرارت میں جھلستا ہے اُسی دوران گھر کے دیگر بھائی منصوبہ تیار کرتے رہتے ہیں کہ اُن کی تعلیم مکمل ہونے آئی ہے لہٰذا اب اُنھیں کب اُس گھر سے الگ ہونا ہے، کب اُس بے وقوف بھائی کو کوئی الزام دھرنا ہے کہ آخر اس نے ان کے لئے کیا ہی کیا ہے؟ وہ یہ بھی سوچتے ہیں کہ کب اُنھیں علٰحدہ اکاؤنٹ کھولنا ہے۔ کب خاموشی سے کوئی فلیٹ بُک کرنا ہے اور کب حالات سازگار دیکھ کر اُس گھر سے نکلنا ہے کہ اب یقین ہو چلا تھا کہ وہ اپنے بڑے بھائی سے زیادہ کمانے کے لائق ہو گئے ہیں اور پھر وہ اپنے رشتہ داروں اور دوست و احباب میں کہنا شروع بھی کرتے ہیں کہ وہ سیلف میڈ ہیں اور انہوں نے اپنی زندگی خود بنائی ہے۔ اُن کی کامیابی میں کسی کا کوئی ہاتھ نہیں۔ اُس بے وقوف بڑے بیٹے کی وجہ سے اس کا کوئی بھائی انجینئر بن جاتا ہے اور کوئی سی اے، سبھی بہنوں کی شادیاں بھی ہوجاتی ہیں۔ سب سے بڑا وہ بھائی ایس ایس سی تک ہی پڑھا ہے اس لیے اُس کی آمدنی محدود ہے۔ اُس کے سبھی چھوٹے بھائی بہن اُس کو چڑھاتے بھی ہیں کہ وہ آگے پڑھا کیوں نہیں؟ اس بے وقوف بیٹے کو بیرون ملک میں ہر بار آتے جاتے ایئر پورٹ تک چھوڑنے کے لیے سارے بھائی بہن جاتے رہتے ہیں۔ تھک ہار کر جب وہ البتہ ریٹائر ہو کر آتا ہے تو اُس کا استقبال کرنے ایئر پورٹ پر کوئی نہیں جاتا۔ وہ آ کر اپنی باقی ماندہ زندگی اپنے بوسیدہ آبائی گھر میں گزارتا ہے۔ جس کے اطراف میں اُس کے چھوٹے بھائی بہنوں نے عالیشان بنگلے بنائے ہیں۔ بڑا بیٹا اپنی بقیہ زندگی وہاں اطمینان سے گزارتا ہے کیونکہ اُسے علم ہے کہ پورے خاندان کی تعمیر کے لیے کسی ایک کو تو قربانی دینی ہی تھی، سو اُس نے دے دی!

بیٹی کا باپ: ہر دَور میں، ہر قوم اور ہر معاشرے میں یہ کردار موجود رہتا ہے جسے بیٹی کا باپ کہا جاتا ہے۔ وہ کتنا ہی اچھا انسان ہو، کتنا ہی قابل بلکہ دانشور۔۔۔ البتہ اگر اُسے بیٹی ہے تو وہ صرف بیٹی کا باپ ہے۔ بے کس، بے بس اور بیچارہ، جس کے چہرے پر ہمیشہ ہوائیاں اُڑ رہی ہوتی ہیں۔ ہر فون کی گھنٹی پر وہ چونک پڑتا ہے بلکہ گھبراتا ہے کہ کہیں یہ فون کال بیٹی کے سسرال سے نہ ہو۔ اس لئے بیٹی کی شادی کے بعد بھی وہ فون کبھی بند نہیں رکھتا کہ نہ جانے اُس کی بیٹی کو سسرال میں کب کس چیز کی ضرورت پڑ جائے۔ اُسے یاد ہے اور پوری زندگی یاد رہا کہ جب اُس کے یہاں بچّہ آنے والا تھا، گھر کے سارے بڑے بزرگ بس یہ دعا کرتے تھے کہ لڑکا پیدا ہو تاکہ خاندان کا نام چلتا رہے، اُن کی اس دعا پر سب سے بلند آواز میں 'آمین' کہنے والی گھر کی خواتین ہی ہوتی ہیں۔ آخر میں یہ بیٹی پیدا ہونے پر گھر میں چھایا ہُوا سنّاٹا بھی اُس باپ کو یاد ہے۔ بیٹی کی پیدائش پر جو بھی میسیج آرہے تھے وہ سبھی لگ بھگ تعزیتی پیغامات تھے: ''مایوس نہ ہو، اللہ کے یہاں دیر ہے اندھیر نہیں۔ پہلی لڑکی پیدا ہوتی ہے پھر لڑکا بھی پیدا ہو جائے گا۔ اللہ آزماتا ہے اور کبھی کبھی تو ۴۔۵ بیٹیوں کے بعد بھی بیٹا پیدا ہو جاتا ہے، اس لئے دل چھوٹا نہ کرو'' بیٹی کے باپ کو یاد ہے کہ بیٹی پیدا ہوتے ہی نرسنگ ہوم میں ہی بڑی بوڑھی عورتیں رشتے کی بات بھی شروع کر دیتی ہیں۔ اُن میں سے کوئی بھی خاتون آگے چل کر بھی اس بچّی کی دینی یا عصری تعلیم کے ضمن میں کوئی بات نہیں کرتی۔ اُن میں سے اکثر کا ایجنڈا طے ہے۔ اردو اسکول میں پڑھے گی تاکہ سر پر ڈوپٹہ رہے۔ دسویں پاس ہونے کے بعد رشتہ طے کرنے والی خالائیں گھر آنا جانا شروع کرتی ہیں اور باپ کو ڈراتی رہتی ہیں کہ رشتے کہاں ہیں؟ بیٹی کا باپ جب لب کشائی کرنے کی کوشش کرتا ہے تب اُسے یاد دلایا جاتا ہے کہ وہ خاموش ہی رہے کیوں کہ وہ بیٹی کا باپ ہے۔ صدیوں پہلے بھی بیٹی کا باپ ایسا ہی تھا، سر جھکائے ہوئے، ہر بار سمجھوتہ کرتے ہوئے، ہر مرتبہ چار قدم پیچھے ہٹتے ہوئے اور آج اے آئی کے زمانے میں بھی بیٹی کا باپ صرف بیٹی کا باپ ہے۔ میں نئی نسل کے بیٹوں سے پوچھنا چاہوں گا، آپ جین زی ہوں یا اور کوئی جنریشن، آپ بھی روایتی بیٹے ہی بنے رہیں گے؟ اپنی تعلیم کے خرچ کی رٹ لگانے والے، فلیٹ اور گاڑی کا مطالبہ کرنے والے، جہیز کو فوکس لائٹ کی روشنی میں سجانے والے یا آپ یہ ثابت کریں گے کہ آپ واقعی ایک نئی جنریشن کے نمائندے ہیں جس کے سامنے بیٹی کا باپ سر جھکائے، ہاتھ باندھے نہیں کھڑا ہے بلکہ وہ فخر نہ سہی، شکر ادا کر رہا ہے کہ وہ بیٹی کا باپ ہے!

لاولد بزرگ: وہ ماموں ہیں یا چاچا ہیں، عمر رسیدہ ہیں مگر لاولد ہیں۔ اولاد سے محروم ہونے کی بناء وہ خاندان کے ہر بچّے کو چاہتے ہیں۔ دل و جان سے لاڈ و پیار کرتے ہیں۔ ان سارے بچّوں کی ہر ضد پوری کرنے والے یہی بزرگ ہیں۔ خاندان میں کوئی بھی بچّہ بیمار ہونے پر سب سے زیادہ یہی بزرگ بے چین ہو جاتے ہیں۔ آدھی رات میں بھی ۱۰۔۲۰ کلو میٹر جا کر دوائی لانے کے لئے وہ دوڑ پڑتے ہیں۔ شدید بارش ہو، سیلاب ہو یا آندھی، گھر کے بچّوں کو اسکول سے لانے کے لیے یہی بزرگ پہنچ جاتے ہیں اور ضرورت پڑے تو اُنھیں کندھے پر اٹھا کر بھی لے آتے ہیں۔ اپنی جمع پونجی سے بچّوں کو چھوٹے چھوٹے تحفے لانا، اُنھیں گاؤں، قصبوں کے میلوں میں لے جانا اور کھلونے خریدنا اُس بزرگ کا بڑا شوق ہے۔ پھر وہ بچّے بڑے ہو جاتے ہیں، تب اولاد والوں کو یاد آتا ہے کہ وہ سب ان کے اپنے بچّے ہیں۔ وہ لاولد ماموں صرف ایک ایکسٹرا کردار ہے بلکہ اُن کے بچّوں کی زندگی میں اُن کا کوئی کردار نہیں۔ پھر بچّوں کے والدین کو یہ خیال بھی آجاتا ہے کہ اب تو اُن کے بچّے زندگی میں کچھ بن جائیں گے، نام کمائیں گے اور روپیہ پیسہ بھی۔ اب یہ صحیح وقت ہے اپنے بچّوں پر اپنا حق جتانے کا۔ بچّے اُس بزرگ کو بھولنا نہیں چاہتے وہ اپنے دوستوں کو اُس بزرگ سے وابستہ قصے سناتے رہتے ہیں: ''میرے ماموں مجھے سب سے پہلے چڑیا گھر لے گئے تھے۔ ہاتھی کی سواری بھی سب سے پہلے اُنہی ماموں نے کرائی تھی۔ ندی پر تیرنے کے لئے وہی لے جاتے تھے، آج مجھے تیرنا آتا ہے ماموں کی وجہ سے۔ میرے ہاتھ پر سب سے پہلے گھڑی اُنہوں نے ہی پہنائی تھی۔ ڈرائنگ کے مقابلے کے لئے جتنا سامان چاہیے تھا وہ ماموں نے ہی دلایا تھا جب کہ میں نے اُن سے صرف اتنا کہا تھا کہ ایک انٹر اسکول ڈرائنگ کا مقابلہ ہونے جا رہا ہے اور اس مقابلے میں آخر تک میرے ساتھ پڑوس کے گاؤں میں رُکے رہے، جس میں مَیں ضلعی سطح پر اوّل آیا۔''

نفسا نفسی اور مادہ پرست دنیا میں چڑیا گھر لے جانا یا ہاتھ پر گھڑی پہنانا، تیرنا سکھانا یا ڈرائنگ کے برش خریدنا کوئی اہمیت نہیں رکھتا اس لیے والدین اپنے بچّوں کے ذہنوں سے اُن یادوں کو کھرچ ڈالنے میں بھی کامیاب ہو جاتے ہیں۔ اس لئے وہ لاولد ماموں زندگی بھر اکیلے رہتے ہیں۔ بیماری کے عالم میں بھی ان ماموں کی عیادت کے لئے بھی والدین اپنے بچّوں کو روانہ نہیں کرتے کہ اب کمانے والے ان کے بچّے کہیں ماموں کے نہ بن جائیں۔ اولاد والا یا بے اولاد ہونا یہ تو خدا کی مرضی ہے مگر کیا نئی نسل ان لاولد افراد کی جانب سے نچھاور کی جانے والی محبت کی قدر کر کے زندگی کی حقیقی خوشیوں سے سرشار ہونے کا اپنا کوئی ضابطہ مرتب کریں گے؟

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

'مسافر خاتون نے چلتی بس سے نوجوان کنڈکٹر کو دھکا دے دیا'

پلاستیش



'ڈی جی ایس آر ٹی سی (تلنگانہ سٹیٹ روڈ ٹرانسپورٹ کارپوریشن) کی بس میں سفر کرنے کا شکریہ۔ ڈی جی ایس آر ٹی سی نے آپ کے محفوظ سفر کو یقینی بنانے کے لیے مختلف اقدامات کیے ہیں۔ ہم اپنے کنڈکٹرز اور ڈرائیورز کو مسلسل تربیت دے رہے ہیں۔ محفوظ سفر کے لیے ہمیشہ آر ٹی سی بسوں کا انتخاب کریں۔ شکریہ۔' منوکورو رکشاپ سے تعلق رکھنے والی نوجوان کنڈکٹر پراولیکا کی جانب سے کیا گیا یہ اعلان حال ہی میں سوشل میڈیا پر بڑے پیمانے پر شیئر کیا گیا۔ لیکن وہ اب اس دنیا میں نہیں رہیں۔ گذشتہ ماہ کی 25 تاریخ کی ایک خاتون مسافر کے جانب سے دھکا دینے کے نتیجے میں بس سے گر جانے والی پراولیکا بالآخر تین نومبر کو دورانِ علاج وفات پا گئیں۔ یہ بات بی بی سی کو ان کی والدہ وجیا لکشمی نے بتائی۔ پراولیکا کے والد بھی آر ٹی سی میں ملازم تھے۔ تقریباً تین سال قبل وہ ڈیوٹی کے دوران وفات پا گئے تھے۔ پراولیکا کو ہمدردانہ بنیادوں پر ملازمت دینے کی سکیم کے تحت منوکور ورکشاپ میں آپریٹر کی نوکری ملی تھی۔ تاہم اب پراولیکا کی وفات کے بعد ان کی والدہ اکیلی رہ گئی ہیں۔ پراولیکا کی والدہ وجیا لکشمی نے اپنی بیٹی کو یاد کرتے ہوئے بتایا 'وہ اُس دن ڈیوٹی پر تھیں۔ وہ بھدراچلم جا رہی تھیں۔ گھر سے نکلتے وقت انھوں نے ناشتہ بھی نہیں کیا تھا' میں نے اسے فون کر کے پوچھا 'کیا بس میں سوار ہونے سے پہلے تم نے کچھ کھایا نہیں؟' تو اس نے جواب دیا: امّی، بس میں بہت رش ہے۔ جب ہم بھدراچلم بس سٹینڈ پہنچیں گے تو میں وہاں کچھ کھا لوں گی۔' وجیا لکشمی بتاتی ہیں کہ اس کے بعد وہ چرچ چلی گئی۔ 'جب میں وہاں تھی تو مجھے فون آیا کہ آپ کی بیٹی کو معمولی چوٹ آئی ہے، گھبرائیں نہیں، بھدراچلم ہسپتال آجائیں' وہ کہتی ہیں کہ جب وہ وہاں پہنچی تو انھیں بتایا گیا کہ ان کی بیٹی کی حالت ٹھیک نہیں اور اسے حیدرآباد منتقل کر دیا گیا۔ 'وہ 10 دن تک انتہائی نگہداشت کے یونٹ میں زیرِ علاج رہی' پراولیکا نے بی ایڈ کی ڈگری حاصل کر رکھی تھی۔ ان کی والدہ نے بی بی سی کو بتایا کہ چونکہ ان کے والد بھی آر ٹی سی میں ملازم تھے، اس لیے پراولیکا نے بھی وہی پیشہ اپنایا۔ وجیا لکشمی نے بتایا کہ 'اس نے بی ایڈ کے ساتھ ساتھ سافٹ ویئر کی تربیت بھی حاصل کی تھی۔ جس وقت اسے ملازمت شروع کرنی تھی، میرے شوہر کی طبیعت بہت خراب ہوگئی۔ وہ حیدرآباد کے تارنا کا آر ٹی سی ہسپتال میں چھ ماہ تک زیرِ علاج رہے۔ میری بیٹی بھی ان کے ساتھ ہی رہتی تھی۔ ان کے گردے ناکارہ ہوگئے تھے اور بعد میں ان کی وفات ہوگئی۔ اس کے بعد ہمدردانہ بنیادوں پر یہ ملازمت میری بیٹی کو دی گئی۔ اس نے مجھ سے کہا: 'امّی، یہ تو ابو کی نوکری ہے، میں یہ کام کروں گی۔' 26 سالہ پراولیکا کی والدہ نے ان کی شادی کے متعلق بہت کچھ سوچ رکھا تھا۔ وجیا لکشمی کے مطابق پراولیکا کی ملازمت ابھی مستقل نہیں ہوئی تھی، وہ ملازمت مستقل ہونے کے بعد ہی شادی کرنا چہتی تھی۔ اب اس کی ملازمت مستقل ہو چکی تھی، لیکن اس کے فوراً بعد یہ المناک واقعہ پیش آ گیا۔' پراولیکا اپنی والدہ وجیا لکشمی کے ساتھ منوکور میں رہتی تھیں۔ اب اس گھر میں وجیا لکشمی اکیلی رہ گئی ہیں۔ آر ٹی سی کے ملازمین ہی ان کا سہارا بنے ہوئے ہیں۔ ان کے قریبی رشتہ دار بھی آس پاس موجود نہیں ہیں۔ تدفین سمیت دیگر انتظامات بھی آر ٹی سی کے ملازمین نے ہی انجام دیے۔ وجیا لکشمی نے بی بی سی کو بتایا کہ اس واقعے کے بعد ڈی جی ایس آر ٹی سی نے انھیں ہر ممکن مدد فراہم کی۔ 'ہم گھر میں صرف دو خواتین تھیں۔ جب ہم نے بتایا کہ ہسپتال میں ہماری مدد کرنے والا کوئی نہیں ہے تو انھوں نے کہا کہ وہ مدد کے لیے چار افراد بھیجیں گے۔ انھوں نے ہماری معاونت کے لیے چار ملازمین تعینات کیے۔ انھوں نے مجھ سے کہا: 'آپ اپنی بیٹی کے پاس رہیں، باہر کے تمام کام یہ لوگ سنبھال لیں گے۔' آر ٹی سی کے تمام حکام نے ہمارا بہت خیال رکھا۔'

بس میں کیا ہوا تھا، اس متعلق نے وجیا لکشمی نے بی بی سی کو وہ باتیں بتائیں جو پراولیکا نے انھیں خود بتائی تھیں۔ وجیا لکشمی کا کہنا ہے کہ 'آخر صرف بقایا رقم کے معاملے پر کسی کو اس طرح دھکا دینے کی کیا ضرورت تھی؟ منوکور بس سٹینڈ سے بس میں سوار ہونے کے بعد سے ہی وہ خاتون بار بار بقایا رقم مانگ رہی تھیں۔ میری بیٹی نے اپنا پیسوں والا بیگ دکھا کر انھیں سمجھایا تھا کہ اس وقت اس کے پاس کھلے پیسے نہیں۔ ان کے مطابق پراولیکا نے مسافر خاتون سے 'آپ نے 10 روپے کے ٹکٹ کے لیے 100 روپے دیے ہیں۔ ابھی میرے پاس بقایا رقم نہیں ہے، میں دوسرے مسافروں کو ٹکٹ دے رہی ہوں۔ جب آپ اتریں گی تو میں آپ کو بقایا رقم دے دوں گی۔' تاہم وجیا لکشمی کے مطابق ان کی بیٹی نے انھیں بتایا کہ وہ خاتون بس میں سوار ہونے کے بعد سے مسلسل بحث کر رہی تھیں۔ اُنھوں نے میری بیٹی کو برا بھلا کہا اور بدعائیں بھی دیں۔ میری بیٹی نے بعد میں مجھ سے کہا تھا: کوئی بات نہیں امی، میں نے سوچا کہ خدا خود سب دیکھ رہا ہے۔' وجیا لکشمی کا دعویٰ ہے کہ ان کی بیٹی جانب سے بقیہ رقم کی واپسی کی یاد دہانی کے باوجود وہ خاتون دھمکی دینے لگیں کہ اگر ابھی بقایا رقم نہ دی گئی تو وہ چلتی بس سے اتر جائیں گی۔ وہ بتاتی ہیں کہ ان کی بیٹی کے مطابق 'جب مسافر خاتون نے کہا کہ وہ اتر رہی ہیں تو میں نے انھیں ہاتھ سے روکنے کی کوشش کی۔ میں نے کہا کہ ایسا نہ کریں، اگر کوئی حادثہ ہوگیا تو میری نوکری چلی جائے گی۔ اس پر انھوں نے کہا: 'مجھے روکنے والی تم کون ہوتی ہو؟' اور پھر دونوں ہاتھوں سے مجھے دھکا دے دیا۔ وجیا لکشمی کے بقول پراولیکا نے بتایا کہ 'میرے ایک ہاتھ میں میرے ٹکٹ مشین تھی اور دوسرے ہاتھ سے میں راڈ پکڑے ہوئے تھی۔ میں نیچے گر گئی تھی، امی' وہ کہتی ہیں کہ ان کی بیٹی نے یہ بات روتے روتے بتائی تھی۔ وجیا لکشمی نے مطالبہ کیا کہ اُس خاتون کو سخت سزا ملنی چاہیے۔ اس کے علاوہ اب میری کوئی اور خواہش نہیں ہے۔' پراولیکا کے ساتھی ملازمین کے مطابق 25 اکتوبر کی صبح جب وہ خاتون بس میں سوار ہوئیں تو انھوں نے بتایا کہ انھیں مٹّاگوڈیم کے قریب اترنا ہے اور اپنے بیٹے کے لیے ٹکٹ خریدا۔ سرکاری مفت سفری منصوبے کے تحت ان کا اپنا سفر مفت تھا، اس لیے انھوں نے اپنے لیے ٹکٹ نہیں لیا۔ آر ٹی سی کے ملازمین کا دعویٰ ہے کہ 10 روپے کے ٹکٹ کے لیے جب انھوں نے 100 روپے کا نوٹ دیا تو کنڈکٹر نے کہا کہ اس کے پاس کھلے پیسے نہیں۔ اس پر دونوں کے درمیان تکرار شروع ہوگئی۔ پراولیکا نے کہا کہ دوسرے مسافروں کو ٹکٹ جاری کرنے اور کرایہ وصول کرنے کے بعد وہ بقایا رقم واپس کر دیں گی۔ لیکن خاتون نے انتظار کرنے سے انکار کر دیا اور اصرار کیا کہ انھیں فوراً کھلے پیسے دیے جائیں۔' کہا جاتا ہے کہ بس میں سوار دیگر مسافروں نے خاتون کو سمجھانے کی کوشش کی، لیکن وہ نامناسب الفاظ کا استعمال کرتی رہیں۔ پراولیکا نے خاتون سے کہا کہ اگر ممکن ہو تو وہ خود ہی کھلے پیسے دے دیں، لیکن انھوں نے انکار کر دیا۔ بتایا جاتا ہے کہ اس بحث کے دوران خاتون نے دیگر مسافروں کو بھی برا بھلا کہا۔ ملازمین کے مطابق جب تنازع بڑھ گیا تو کنڈکٹر نے کہا کہ بس کو پولیس سٹیشن لے جایا جائے جس پر خاتون مسافر نے گھبرا کر کہا کہ وہ چلتی بس سے اتر جائیں گی اور دروازے کی طرف بڑھ گئیں۔ پراولیکا کو خدشہ ہوا کہ کہیں وہ خاتون چلتی بس سے چھلانگ نہ لگا دیں، اس لیے وہ انھیں روکنے کے لیے قریب گئیں۔ بتایا جاتا ہے کہ خود کو اترنے سے روکے جانے پر خاتون مسافر نے مبینہ طور پر کنڈکٹر کو چلتی بس سے دھکا دے دیا۔ سڑک پر گرنے والی پراولیکا کی ٹانگوں پر بس کے پہیے چڑھ گئے۔ یہ واقعہ ضلع بھدرادری کوتھاگوڈیم میں اشواپورم پولیس سٹیشن کی حدود میں پیش آیا۔ واقعے کے بعد پولیس نے مقدمہ درج کر کے مسافر خاتون مونیکا کو گرفتار کر لیا۔

پراولیکا کے ساتھی ملازمین نے بی بی سی کو بتایا کہ ملزمہ مونیکا اکثر اس روٹ پر سفر کرتی تھیں، اس لیے مقامی بس کنڈکٹر انھیں جانتے تھے۔ انھوں نے الزام عائد کیا کہ ماضی میں بھی وہ بعض دیگر کنڈکٹروں کے ساتھ بدتمیز رویہ اختیار کر چکی تھیں۔ تاہم، چونکہ ملزمہ پولیس کی حراست میں ہیں، اس لیے بی بی سی اس واقعے کے بارے میں ان کا موقف حاصل نہیں کر سکا۔ بی بی سی نے ان کے والد اور خاندان کے دو دیگر افراد سے بھی رابطہ کیا، لیکن انھوں نے بات کرنے سے انکار کر دیا۔ پراولیکا کی وفات کے بعد پولیس نے ملزمہ کے خلاف پہلے درج کیے گئے اقدامِ قتل کے مقدمے کو قتل کے مقدمے میں تبدیل کر دیا۔ منوگورو ڈپو کے ملازمین کی یونین کے سیکریٹری اور پراولیکا کے ساتھی کنڈکٹر پون کمار نے بی بی سی کو بتایا کہ 'وہ اپنے کام کے حوالے سے بہت ذمہ دار تھیں۔ انھیں جو بھی کام سونپا جاتا، چاہیے وہ کتنا ہی مشکل کیوں نہ ہو، وہ اسے انجام دیتی تھیں۔ انھوں نے کبھی یہ شکایت نہیں کی کہ یہ کام نہیں کرنا۔ ان کا خیال تھا کہ ہر طرح کا کام کرنا چاہیے۔ وہ پوری محنت اور لگن کے ساتھ اپنی ذمہ داریاں نبھاتی تھیں۔' پون کمار کا مزید کہنا تھا کہ پراولیکا کی ٹانگوں پر ہی چوٹیں آئی تھیں، لیکن چونکہ بس کے ٹائر ان پر چڑھ گئے تھے، اس لیے زخم انتہائی سنگین تھے۔ وہ بتاتے ہیں کہ پراولیکا کی جسمانی حالت اس قابل نہیں تھی کہ وہ علاج برداشت کر پاتیں۔ ان کا کہنا تھا کہ ڈاکٹروں کے مطابق بلڈ پریشر کم ہونے کی وجہ سے آپریشن کی صورت میں پراولیکا کو بہت زیادہ خطرہ تھا اور بالآخر ان کی وفات ہو گئی۔ پراولیکا کی موت کے خلاف منوگورو ڈپو کے ملازمین نے ایک روزہ ہڑتال کی۔ ضلع کھمم کے مختلف ڈپوؤں کے باہر بھی احتجاج کیا گیا جبکہ بس سروسز بھی معطل رہیں۔ آر ٹی سی مزدور یونینوں کا کہنا ہے کہ فیلڈ میں کام کرنے والے کنڈکٹرز، خصوصاً خواتین کنڈکٹرز، کو مختلف سخت مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ پون کمار کے مطابق 'اگر 45 سے 50 مسافروں کی گنجائش والی بس میں 100 افراد سوار ہو جائیں تو کئی مسائل پیدا ہو جاتے ہیں۔ اگر ایک بھی ٹکٹ جاری نہ ہو سکے تو کنڈکٹر کی ملازمت کو خطرہ ہو سکتا ہے۔ شدید رش میں مسافروں کے درمیان سے گزر کر ٹکٹ دینا بھی ایک چیلنج ہے۔ خواتین کو اس میں اضافی دشواریوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ مرد کنڈکٹروں کے لیے بھی خواتین کے ہجوم میں آنا جانا آسان نہیں ہوتا۔' مسافروں کو سوچنا چاہیے کہ اگر کنڈکٹر ان کے اپنے خاندان کا فرد ہوتا تو وہ اس کے ساتھ کیسا برتاؤ کرتے۔ اگر کھلے پیسوں کی ضرورت ہو تو کنڈکٹر سے کہا جا سکتا ہے کہ وہ قریبی دکان سے نوٹ تڑوا لے، یا پھر کھلے پیسے ملنے تک انتظار کیا جا سکتا ہے۔ بحث و تکرار کرنے سے آخر کیا حاصل ہوگا؟' تلنگانہ حکومت نے اعلان کیا ہے کہ پراولیکا کے خاندان کو 10 لاکھ روپے بطور معاوضہ دیے جائیں گے۔

(بی بی سی اردو)

آبی بحران اور اساتذہ کا کردار

ریاست مہاراشٹرا کے اساتذہ کے اجلاس میں پیش کیا گیا منصوبہ

محمد عبداللہ جاوید، (9845547336)

مہاراشٹرا میں 2026ء کا مانسون مجموعی طور پر کمزور اور غیر مساوی رہا، جس کے نتیجے میں ریاست کے مختلف علاقوں میں بارش کی نمایاں کمی ریکارڈ کی گئی۔ ہندوستان کے محکمۂ موسمیات اور روزنامہ انڈین ایکسپریس کی 3 اکتوبر 2026ء کی رپورٹ کے مطابق جون تا ستمبر 2026 کے دوران ریاست میں 5.994 ملی میٹر معمول کی بارش کے مقابلے میں صرف 4.804 ملی میٹر بارش ہوئی ہے۔ یعنی مجموعی طور پر 19 فیصد کی کمی رہی۔ اس کمی کی شدت مراٹھواڑہ میں 39 فیصد اور ودربھ میں 27 فیصد تک پہنچ گئی جبکہ کوکن گوا میں 15 فیصد اور مغربی مہاراشٹرا (پونے ڈویژن) میں 7 فیصد کمی ریکارڈ کی گئی ہے۔ بارش کی اس قلت کے نتیجہ میں زرعی پیداوار میں کمی، فصلوں کی تباہی، مویشیوں کے لیے چارے اور پانی کی قلت، زیر زمین آبی ذخائر کی سطح میں گراوٹ، پینے کے پانی کے بحران اور دیہی معیشت پر منفی اثرات مرتب ہونے کا امکان ہے۔ اس کے علاوہ کسانوں کی آمدنی میں کمی، قرضوں کا بوجھ، غذائی اجناس کی قیمتوں میں اضافہ، دیہی علاقوں سے روزگار کی تلاش میں نقل مکانی اور بچوں کی تعلیم وصحت پر بھی منفی اثرات مرتب ہوسکتے ہیں۔ اگر بارش کی کمی کے اثرات کو بروقت سمجھتے ہوئے مناسب اقدامات نہ کیے گئے تو یہ صورت حال محض ایک زرعی مسئلہ نہیں رہے گی بلکہ ایک وسیع تر معاشی، سماجی اور ماحولیاتی بحران کی شکل اختیار کرسکتی ہے۔ اس تشویشناک صورتحال کے پیش نظر، 8 نومبر کو خلدآباد میں آنیٹا ریاست مہاراشٹرا کے منتخب اساتذہ کے ایک اجلاس میں بارش کی کمی، خشک سالی کے بڑھتے ہوئے خدشات اور پانی کے ممکنہ بحران کے تناظر میں اساتذہ کی ذمہ داریوں اور ان کے مؤثر کردار پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ اس بات پر زور دیا گیا کہ اساتذہ کا کردار محض طلبہ کو موسمیاتی تبدیلی اور ماحولیاتی مسائل سے متعلق معلومات فراہم کرنے تک ہی محدود نہیں ہونا چاہیے بلکہ انہیں مقامی سطح پر ماحولیاتی شعور، سائنسی تحقیق اور عملی تبدیلیوں کا ذریعہ بننے کی شعوری کوشش کرنی چاہیے۔ اس مقصد کے لیے اساتذہ چار اہم محاذوں پر کام کرسکتے ہیں:

1) پانی کے استعمال کا شعور (Water Literacy): طلبہ اور والدین کو پانی کی اہمیت، اس کے محتاط استعمال اور گھروں و اسکولوں میں پانی کے ضیاع کی روک تھام سے آگاہ کرنا اور عملی طور پر پانی کی بچت کی عادت پیدا کرنا۔

2) مقامی مسائل پر تحقیق (Research on Local Issues): طلبہ کو اپنے علاقے میں زیرِ زمین پانی کی گرتی ہوئی سطح، کنوؤں اور بورویل کی صورت حال، تالابوں اور جھیلوں کی موجودہ حالت، بارش کے پانی کے ضیاع اور مقامی سطح پر پانی کے استعمال جیسے موضوعات پر مشاہدے اور تحقیق کے مواقع فراہم کرنا۔

3) بارش کے پانی کا تحفظ (Rainwater Harvesting): اسکولوں اور گھروں کی چھتوں سے بارش کا پانی جمع کرنے کے امکانات کا جائزہ لینا، بارش کے پانی کو محفوظ کرنے کے طریقوں سے طلبہ کو واقف کرانا اور اس ضمن میں عملی نمونے تیار کروانا۔

4) سماجی بیداری (Social Awareness): طلبہ، والدین اور مقامی افراد کے درمیان پانی کے تحفظ سے متعلق بیداری پیدا کرنا، گھروں میں پانی کے استعمال کا جائزہ لینا اور گرام پنچایتوں و بلدیاتی اداروں کے اشتراک سے بیداری شعور سے متعلق مہمات اور عملی سرگرمیوں کا انعقاد کرنا۔

ان سرگرمیوں کو منظم اور نتیجہ خیز بنانے کے لیے ''پانی کی ہر بوند اہم'' (Every Drop Matters) آج کی تحقیق، کل کا تحفظ (Research Today, Conserve Tomorrow) کے عنوان سے ایک خصوصی مہم شروع کرنے کی تجویز بھی پیش کی گئی، جس کا مرکزی موضوع ہوگا: اسکولی سطح پر تحقیق کے ذریعے پانی کا تحفظ (Water Conservation through School-Based Research)۔ اس مہم کے تحت ہر اسکول اپنے علاقے کے کسی ایک اہم آبی مسئلہ کا انتخاب کرے۔ طلبہ کی ایک تحقیقی ٹیم تشکیل دے۔ 15 تا 30 دنوں تک باقاعدہ مشاہدات اور اعداد و شمار جمع کرے۔ حاصل شدہ نتائج کا تجزیہ کرکے ایک قابل عمل لائحہ عمل مرتب کرے اور اپنی تحقیق متعلقہ سرکاری عہدیداروں اور مقامی اداروں کے سامنے پیش کرے۔ اس طرح طلبہ محض مسائل سے واقف نہیں ہوں گے بلکہ ان کے حل کی تلاش میں بھی شریک ہوں گے۔ درحقیقت اساتذہ کا اصل کردار یہی ہے کہ وہ قدرتی آفات، موسمیاتی تبدیلی اور ماحولیاتی مسائل کو محض نصابی موضوعات اور کتابی معلومات تک محدود رہنے نہ دیں بلکہ انہیں طلبہ کی تحقیق، سائنسی فکر، معاشرتی ذمہ داری اور ٹھوس عملی اقدامات کا ذریعہ بنائیں۔ اس طرح اسکول اپنے حقیقی تعلیمی کردار کو مزید وسعت دیتے ہوئے مقامی مسائل کے حل اور معاشرے میں محسوس تبدیلیوں کا مرکز و محور بن سکتے ہیں۔ اس مجوزہ خاکہ پر عمل درآمد ان ریاستوں میں بھی ہوسکتا ہے جہاں مانسون امسال خلاف توقع رہا ہے۔



3
روزنامہ
ورقِ تازہ
ریاستی۔قومی
दैनिक वरक-ए-ताजा
10 Nov. 2026



سواسال میں محمد انور خان کی تکمیل حفظِ قرآن، مدرسہ ریاض العلوم میں تقریب ختم قرآن



حیدرآباد :9/نومبر (راست) مدرسہ اسلامیہ ریاض العلوم و ریاض اسلامک اسکول، مصطفیٰ نگر، فلک نما، حیدرآباد کے طالب علم محمد انور خان ریاضی ولد محمد منور خان نے محض سوا سال کی مختصر مدت میں حفظِ قرآن مجید کی سعادت حاصل کی۔ انہوں نے حافظ الیاس سبیلی (استاذ شعبہ حفظ) کی مخلصانہ نگرانی اور رہنمائی میں قرآن کریم حفظ مکمل کیا۔ محمد انور خان نے اسی ادارے میں ناظرہ قرآن، قاعدہ اور حفظِ قرآن کی تعلیم کے ساتھ انگریزی میڈیم کے تحت ساتویں جماعت تک عصری تعلیم بھی حاصل کی ہے۔ ان کی یہ کامیابی دینی و عصری تعلیم کے حسین امتزاج اور محنت و لگن کی ایک قابل تحسین مثال ہے۔ اس موقع پر مدرسہ میں تقریبِ ختمِ قرآن منعقد ہوئی، جس میں مولانا محمد ریاض احمد قادری حسامی (ناظمِ ادارہ) نے تکمیل حفظ کے فرائض انجام دیئے۔ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے ادارے کے بانی حضرت مولانا محمد صدیق احمد قادری حسامی نے طلبہ اور سرپرستوں کو قرآن کریم کی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے، اساتذہ کا احترام کرنے، والدین کی اطاعت اور حصول علم میں محنت و اخلاص اختیار کرنے کی نصیحت کی۔ انہوں نے کہا کہ حفظِ قرآن مجید ایک عظیم سعادت اور اللہ تعالیٰ کی خاص نعمت ہے، تاہم اس کے ساتھ ایک بڑی ذمہ داری بھی وابستہ ہے۔ لہٰذا حافظِ قرآن کے لیے ضروری ہے کہ وہ قرآن مجید کی حفاظت، پابندی سے دور (دہرائی) اور اس کی تعلیمات پر عمل کرنے کا خصوصی اہتمام کرے۔ حاضرین نے اس عظیم دینی سعادت پر طالب علم، ان کے والدین، اساتذہ اور ادارے کو مبارک باد پیش کرتے ہوئے نیک تمناؤں کا اظہار کیا۔ تقریب میں صدرالمدرسین مولانا قطب الدین رحمانی (ناظمِ تعلیمات)، مولانا محمد مجیب الرحمن، دیگر اساتذہ کرام اور سرپرست حضرات موجود تھے۔

۱۱/مسافروں کی موت کے معاملے میں جانچ اور کاروائی کا وزیر اعلیٰ سکریٹریٹ کا حکم

غیر قانونی مسافر برداری کو محکمۂ ٹرانسپورٹ کی مبینہ سرپرستی، ٹرانسپورٹ کمشنر کو سخت جانچ کی ہدایت

بھیونڈی :۹/نومبر (شارف انصاری):- کلیان۔ مرباڈ شاہراہ پر غیر قانونی مسافر برداری کے دوران پیش آئے بھیانک حادثے میں 11 بے قصور مسافروں کی موت کے معاملے نے اب نیا رخ اختیار کر لیا ہے۔ محکمۂ ٹرانسپورٹ کے افسران اور ملازمین پر غیر قانونی مسافر برداری کو مبینہ طور پر سرپرستی فراہم کرنے کے الزامات سے متعلق شکایت پر وزیر اعلیٰ سکریٹریٹ نے سنجیدگی کا مظاہرہ کیا ہے۔ سکریٹریٹ نے ٹرانسپورٹ کمشنر راجیش نارویکر کو معاملے کی تفصیلی جانچ کر کے قصورواروں کے خلاف ضابطے کے مطابق کارروائی کرنے کی ہدایت دی ہے۔ اس حکم کے بعد محکمۂ ٹرانسپورٹ اور غیر قانونی مسافر برداری کرنے والوں میں کھلبلی مچ گئی ہے۔ واضح رہے کہ 13 اپریل 2026 کو کلیان۔ مرباڈ شاہراہ پر اُلہاس ندی کے پل پر غیر قانونی مسافر برداری کے دوران ایک بھیانک حادثہ پیش آیا تھا، جس میں 11 مسافروں کی موت ہوگئی تھی۔ اس معاملے میں قومی انسانی حقوق فورم کے صدر ڈاکٹر شرد کاشیناتھ دھومال نے وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس کو تحریری شکایت پیش کرتے ہوئے پورے معاملے کی غیر جانبدارانہ جانچ کا مطالبہ کیا تھا۔ شکایت میں علاقائی نائب آر ٹی او افسر آشوتوش بارکول اور متعلقہ ملازمین کے کردار کی جانچ کرنے کے ساتھ ان کے خلاف بھارتیہ نیائے سنہتا (بی این ایس) کے تحت غیر ارادی قتل کا مقدمہ درج کرنے کا مطالبہ بھی کیا گیا ہے۔ ڈاکٹر دھومال کا الزام ہے کہ متعلقہ علاقے میں غیر قانونی مسافر برداری کا کاروبار طویل عرصے سے جاری تھا، لیکن محکمۂ ٹرانسپورٹ کے بعض افسران اور ملازمین کی مبینہ چشم پوشی یا پوشیدہ حمایت کے سبب اس پر مؤثر کارروائی نہیں کی جاسکی۔ ان کے مطابق اگر وقت رہتے غیر قانونی مسافر برداری کے خلاف کارروائی کی جاتی تو اس طرح کے سنگین حادثے کو روکا جاسکتا تھا۔ انہوں نے حادثے کے لیے ذمہ دار افسران اور ملازمین کے کردار کی تفصیلی جانچ کر ان کے خلاف سخت قانونی کارروائی کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ شکایت میں عدالتی حوالوں کا ذکر کرتے ہوئے متعلقہ افسران کے خلاف بی این ایس کے تحت غیر ارادی قتل کا مقدمہ درج کرنے کی بھی اپیل کی گئی ہے۔ قومی انسانی حقوق فورم کی شکایت کا نوٹس لیتے ہوئے وزیر اعلیٰ سکریٹریٹ نے ٹرانسپورٹ کمشنر کو جانچ کر کے ضابطے کے مطابق کارروائی کرنے کی ہدایت جاری کی ہے۔ اب اس معاملے میں محکمۂ ٹرانسپورٹ کی جانچ اور آئندہ ہونے والی کارروائی پر سبھی کی نظریں مرکوز ہیں۔ تاہم متعلقہ افسران پر عائد الزامات کی آزادانہ جانچ اور سرکاری سطح پر تصدیق ہونا ابھی باقی ہے۔

دیوالی کے موقع پر بھیونڈی میں آتشزدگی کی تباہ کاریاں

چار الگ الگ واقعات میں متعدد دکانیں اور کارخانہ جل کر خاکستر

بھیونڈی :9/نومبر (شارف انصاری):- دیوالی کی خوشیوں کے درمیان بھیونڈی شہر میں آتشزدگی کے الگ الگ واقعات نے بڑے پیمانے پر تباہی مچادی۔ پیر کی دیر رات سے منگل کی علی الصبح تک شہر کے مختلف علاقوں میں آگ لگنے کے چار واقعات سامنے آئے۔ کہیں گودام میں لگی آگ آس پاس کے پانچ گھروں تک پہنچ گئی، تو کہیں جوتے چپل کی دکان سے بھڑکنے والی آگ نے اطراف کی چھ دکانوں کو جلا کر خاکستر کر دیا۔ وہیں دیوالی کے موقع پر جلائے گئے دیوں اور پٹاخوں سے نکلی چنگاری بھی آتشزدگی کے بڑے حادثات کا سبب بنی۔ ان واقعات میں دکانوں کا سامان، کارخانے کی مشینری اور بڑی مقدار میں تجارتی ساز و سامان جل کر تباہ ہوگیا۔ آتشزدگی کا پہلا واقعہ بھیونڈی کے گوری پاڑہ علاقے میں پیش آیا، جہاں پیر کی دیر رات ایک گودام میں اچانک بھیانک آگ لگ گئی۔ دیکھتے ہی دیکھتے آگ نے بھیانک شکل اختیار کرلی اور گودام کے آس پاس واقع پانچ گھروں کو بھی اپنی زد میں لے لیا۔ اس واقعے سے علاقے میں افراتفری مچ گئی۔ اطلاع ملتے ہی میونسپل کارپوریشن کے محکمہ فائر بریگیڈ کی ٹیمیں جائے وقوعہ پر پہنچیں اور آگ پر قابو پانے کی کوششیں شروع کر دیں۔ آگ لگنے کی وجہ فی الحال واضح نہیں ہوسکی ہے۔ آتشزدگی کا دوسرا واقعہ جکات ناکہ کے قریب واقع جونا کاپ آلی علاقے میں پیش آیا۔ یہاں ایس کے فٹ ویئر نامی جوتے چپل کی دکان میں پیر کی دیر رات اچانک آگ بھڑک اٹھی۔ آگ اتنی تیزی سے پھیلی کہ اس نے اطراف کی چھ دکانوں کو بھی اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ دیکھتے ہی دیکھتے تمام دکانیں جل کر خاکستر ہوگئیں۔ اطلاع ملنے پر بھیونڈی نظام پور شہر میونسپل کارپوریشن کے محکمہ فائر بریگیڈ کی پانچ فائر انجن موقع پر پہنچیں اور آگ بجھانے کی کارروائی شروع کی۔ اس حادثے میں تاجروں کو بھاری مالی نقصان ہونے کا اندیشہ ظاہر کیا جا رہا ہے۔ تیسرا واقعہ کامت گھر کے گنیش نگر علاقے میں پیش آیا، جہاں دیوالی کے موقع پر لکشمی پوجن کے بعد دکان میں جلائے گئے دیئے سے آگ لگ گئی۔ بیگ فروخت کرنے والی اس دکان میں آگ اتنی تیزی سے پھیلی کہ فروخت کے لیے رکھے گئے تمام بیگ اور دیگر سامان جل کر راکھ ہوگئے۔ اطلاع ملتے ہی مقامی لوگوں نے فوری طور پر آگ بجھانے کی کوشش شروع کردی۔ فائر بریگیڈ کی گاڑیاں بھی موقع پر پہنچ گئیں، تاہم اس سے قبل ہی مقامی افراد نے کافی مشقت کے بعد آگ پر قابو پالیا تھا۔ بعد ازاں فائر بریگیڈ کے اہلکاروں نے آگ کو مکمل طور پر بجھایا۔ چوتھا واقعہ کامت گھر کے اوسوال واڑی علاقے میں پیش آیا، جہاں پٹاخے سے نکلی چنگاری کے سبب لکڑی کے بلے بنانے والے کارخانے میں بھیانک آگ لگ گئی۔ آگ کی زد میں آکر کارخانے کی مشینری، لکڑی اور دیگر سامان مکمل طور پر جل کر تباہ ہوگیا۔ کارخانے سے متصل منڈپ سجاوٹ کا سامان رکھنے کا گودام بھی موجود تھا۔ آگ کے شعلے وہاں تک پہنچنے کا خطرہ پیدا ہوگیا تھا، تاہم مقامی لوگوں نے فوری متعدی کا مظاہرہ کرتے ہوئے گودام کا سامان باہر نکال لیا اور اسے جلنے سے بچالیا۔ آگ کی زد میں آکر قریب کا ایک درخت بھی جل گیا۔ اطلاع ملنے پر فائر بریگیڈ کے عملے نے تقریباً ایک گھنٹے کی مسلسل کوششوں کے بعد آگ پر قابو پالیا۔ دیوالی کے دوران پیش آنے والے ان چار آتشزدگی کے واقعات نے شہر میں آگ سے بچاؤ کے انتظامات اور پٹاخوں کے استعمال کو لے کر ایک مرتبہ پھر تشویش پیدا کردی ہے۔ راحت کی بات یہ رہی کہ ان واقعات میں کسی جانی نقصان کی سرکاری اطلاع سامنے نہیں آئی ہے۔ تاہم آگ سے ہونے والے مجموعی مالی نقصان کا تخمینہ اور تمام واقعات کی وجوہات کی سرکاری تصدیق ہونا ابھی باقی ہے۔

اکولہ، وحدت اسلامی کے شعبہ خدمتِ خلق کے تحت خواتین کا فری میڈیکل چیک اپ کیمپ کا کامیاب انعقاد



اکولہ: 9/نومبر (ڈاکٹر ذاکر نعمانی): وحدت اسلامی اکولہ یونٹ کے شعبہ خدمتِ خلق کی جانب سے انسانیت کی فلاح و بہبود اور سماجی خدمت کے جذبے کے تحت مختلف سرگرمیوں کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ اسی سلسلے میں اتوار، 08 نومبر 2026 کو کے. جی. این. اسکول، ذوالفقار نگر بھگت واڑی، اکولہ میں صرف خواتین کے لیے ایک بڑے فری میڈیکل چیک اپ کیمپ کا انعقاد کیا گیا، جس میں علاقے کی خواتین نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔ اس فلاحی کیمپ میں ماہر خواتین ڈاکٹروں نے اپنی خدمات انجام دیں، جن میں ڈاکٹر فرحانہ انصاری (ایم ڈی۔ اسکین اسپیشلسٹ)، ڈاکٹر عشرت خان (ڈی جی او۔ لیڈیس اسپیشلسٹ)، ڈاکٹر صائمہ تبسم (بی ڈی ایس دانتوں کی اسپیشلسٹ) ڈاکٹر راحمین اختر (جنرل فزیشن)، ڈاکٹر روضی آفرین (جنرل فزیشن) اور ڈاکٹر نبیلہ احسنت (جنرل فزیشن) شامل تھیں۔ کیمپ میں سیکڑوں مریضوں (خواتین) نے استفادہ کیا اور اپنی صحت کا معائنہ کروایا۔ ساتھ ہی دستیاب ادویات مُفت فراہم کی گئی۔ طبی جانچ کے علاوہ وحدت اسلامی اور وحدت فاؤنڈیشن اکولہ کے اشتراک سے دیگر سماجی و فلاحی سرگرمیاں بھی انجام دی جاتی ہیں، جن میں جنرل میڈیکل کیمپ، آنکھوں کی جانچ، ضرورت مندوں میں کھانے کی تقسیم اور تعلیمی پروگرام وغیرہ شامل ہیں۔ مقامی لوگوں، کیمپ میں آنے والے شرکاء اور فاروق سر سکریٹری داتا میناریٹی ایجوکیشن سوسائٹی اکولہ نے وحدت اسلامی اکولہ کی اس گراں قدر کوشش کو بے حد سراہا اور اسے غریب و مستحق طبقے کے لیے ایک بہترین اقدام قرار دیا۔ عوام کا کہنا تھا کہ اس طرح کے کیمپوں سے بالخصوص خواتین کو صحت سے متعلق سہولیات با آسانی فراہم ہوتی ہیں۔ کیمپ کے اختتام پر منتظمین نے کے. جی. این. اسکول کی منیجمنٹ کا شکریہ ادا کیا، جن کے تعاون سے اس تقریب کو کامیابی کے ساتھ پایہ تکمیل تک پہنچایا گیا۔ منتظمین نے اس عزم کا اعادہ کیا کہ مستقبل میں بھی عوام کی فلاح و بہبود کے لیے اس طرح کے اقدامات کا سلسلہ جاری رہے گا۔

بجلی صارفین کو پرانے بقایاجات میں راحت کا موقع

بھیونڈی :9/نومبر:۔ مہاوِترن کے پرانے اور زیرِ التوا بجلی بلوں کے بقایاجات سے پریشان صارفین کو راحت فراہم کرنے کے مقصد سے مہاوترن ابھئے یوجنا 2026-27 شروع کی گئی ہے۔ ٹورینٹ پاور نے اپنے بجلی تقسیم کاری فرنچائزی علاقے کے صارفین سے اس اسکیم کا زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی اپیل کی ہے۔ اس اسکیم کے تحت اہل صارفین کو پرانے بجلی بلوں پر عائد سود میں 100 فیصد چھوٹ کے ساتھ اصل بقایاجات میں بھی خصوصی رعایت اور آسان قسطوں میں ادائیگی کی سہولت فراہم کی جا رہی ہے۔ ٹورینٹ پاور کے مطابق یہ اسکیم خاص طور پر ان صارفین کے لیے فائدہ مند ثابت ہو سکتی ہے، جن کے نئے بجلی کنکشن، نام کی تبدیلی، بجلی کے ٹیرف میں تبدیلی یا منظور شدہ لوڈ میں اضافے اور کمی جیسے معاملات مہاوِترن کے پرانے بقایاجات کی وجہ سے زیرِ التوا ہیں۔ ایسے صارفین مقررہ شرائط کے مطابق بقایاجات کی ادائیگی کر کے ان کاموں کو آگے بڑھانے کا موقع حاصل کر سکتے ہیں۔ یہ اسکیم 6 نومبر 2026 سے 15 جنوری 2027 تک نافذ رہے گی۔ اس کے تحت مہاوِترن کے بقایاجات رکھنے والے اہل صارفین کو واجب الادا سود میں مکمل چھوٹ دی جائے گی۔ اس کے علاوہ اہل صارفین کے لیے بغیر سود کے قسطوں میں ادائیگی کی سہولت بھی فراہم کی گئی ہے۔ اسکیم میں یکمشت ادائیگی کرنے والے صارفین کے لیے خصوصی رعایت رکھی گئی ہے۔ جو صارفین 15 دسمبر 2026 سے قبل اپنے بقایاجات کی مکمل یکمشت ادائیگی کریں گے، انہیں صارفین کی زمرہ بندی اور بقایاجات کی مدت کے لحاظ سے اصل بقایاجات میں 10 سے 20 فیصد تک اضافی چھوٹ مل سکتی ہے۔ ٹورینٹ پاور نے صارفین سے اپیل کی ہے کہ وہ آخری تاریخ کا انتظار کیے بغیر اس اسکیم سے فائدہ اٹھائیں اور بجلی کے پرانے بقایاجات کا تصفیہ کر کے مالی راحت حاصل کریں۔ اسکیم کی اہلیت، ادائیگی کے طریقۂ کار اور دیگر شرائط سے متعلق تفصیلی معلومات کے لیے صارفین ٹورینٹ پاور کے کسٹمر سروس سینٹر سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

یارانِ ادب اور کلیان کرناٹک اردو جرنلسٹ اسوسی ایشن کے ذمہ داران نے مختلف تاجر، شعرائے کرام اور مدرسین و طالبات کو "عالمی یومِ اردو" کی مبارک باد پیش کی

بیدر۔ 9/نومبر (پریس نوٹ) بیدر کی قدیم ادبی تنظیم یارانِ ادب اور کلیان کرناٹک اردو جرنلسٹ اسوسی ایشن بیدر کی جانب سے جاری کردہ پریس نوٹ میں بتایا گیا ہے کہ آج 9/نومبر بروز دوشنبہ "عالمی یومِ اردو" کا مذکورہ دونوں تنظیموں نے علیحدہ طرح سے اہتمام کیا۔ عموماً اس دن کوئی تقریب منعقد کی جاتی ہے لیکن آج انھوں نے نئے طریقے سے "عالمی یومِ اردو" منایا۔ یارانِ ادب کے سکریٹری جناب محمد یوسف رحیم بیدری اور کلیان کرناٹک اردو جرنلسٹ اسوسی ایشن بیدر کے سکریٹری جناب محمد فراست علی عرف عمران خان نے مختلف احباب کے کاروبار پر پہنچ کر انھیں "عالمی یومِ اردو" کی مبارکباد پیش کی اور ان سے مبارک باد وصول کی۔ سب سے پہلے سید میٹل ورکس، موقوعہ دُلہن دروازہ روڈ (بہمنی روڈ) بیدر کے مالک جناب سید مقبول احمد صاحب کے شوروم پہنچ کر انہیں مبارک باد دی گئی۔ اس موقع پر یارانِ ادب کے سابق صدر جناب محمد ایوب علی ساتھ تھے۔ یہیں پر شعر وسخن ڈاٹ کام کنیڈا کے ایڈیٹر جناب شیخ سردار علی مرحوم کے بھائی جناب محمد انور علی صاحب سے ملاقات ہوئی۔ انہیں بھی "عالمی یومِ اردو" کی مبارک باد پیش کی گئی۔ شیخ سردار علی مرحوم کے لئے دعائے مغفرت کی گئی۔ اور ان کی اردو خدمات کو خراج عقیدت پیش کیا گیا۔ شیخ سردار علی بیدر کے متوطن تھے۔ روزنامہ "ادبی عکاس" بیدر کے معاون ایڈیٹر جناب شاروق حسن قادری کو بھی گلے مل کر مبارک باد پیش کی گئی۔ بعد ازاں نیونیہا کلینک کے مالک جناب ابوالحسن قادری لیباریٹری ٹیکنالوجسٹ کے لیاب پہنچ کر انہیں مبارک باد دی گئی۔ جناب عمران خان، محمد یوسف رحیم بیدری، اور محمد راشد لیاب ٹیکنیشن موجود تھے۔ ٹیکنیشنس کے بعد باری آئی شعرائے کرام کی۔ بیدر کے سینئر شعرائے کرام جناب محمد امیر الدین امیرؔ اور سید عبداللطیف خلشؔ صاحبان کے مکان پہنچ کر یوسف رحیم میرؔ بیدری اور عمران خان نے انھیں عالمی یوم اردو کی مبارک باد پیش کی۔ نعت خواں اور اردو زبان کے مدرس جناب محمد مقصود علی صاحب ناگورا سے مل کر "یوم اردو" کی مبارک باد پیش کی گئی۔ اس کے بعد سرکاری اردو ہائیر پرائمری اسکول راؤ تعلیم بیدر اور کرناٹک پبلک اسکول پہنچ کر جناب محمد یوسف رحیم میر بیدری نے طالبات کو بتایا کہ آج 9/نومبر کو "سارے جہاں سے اچھا ہندوستاں ہمارا" ترانۂ ہندی لکھنے والے شاعر جناب علامہ اقبال کا یوم پیدائش ہے۔ ان کے یوم پیدائش پر World Urdu Day منایا جاتا ہے۔ جس طرح یکم نومبر کو "کنڑا راجیہ اتسو" منایا گیا تھا۔ طلبہ کو چاہیے کہ تہواروں کے علاوہ مختلف یوم کو بھی یاد رکھے۔ علامہ اقبال نے طلبہ کے لئے اچھی اچھی نظمیں لکھیں اور وطن پر مبنی نظمیں بھی علامہ اقبال کے کلام میں ملتی ہیں۔ جناب میرؔ بیدری نے بتایا کہ کوئمپو جس طرح ہمارے راشٹرکوی ہیں، ان کی نظموں کو ہم یاد رکھیں گے، اسی طرح علامہ اقبال کی نظمیں بھی طلبہ کو از بر رہنی چاہیے۔ راؤ تعلیم اسکول کے مدرس جناب محمد اعظم پاشاہ اور دیگر معلم بھی موجود تھے۔ یہاں تک بات مذکورہ تنظیموں کی جانب سے مبارک باد کی تھی۔ تاہم ان تنظیموں کے ذمہ داران کو بھی دیگر افراد نے آگے بڑھ کر مبارک باد پیش کی جن میں سب سے پہلے سماجی کارکن جناب محمد عرفان پٹھان شامل رہے۔ انھوں نے اپنی جانب سے "عالمی یومِ اردو" کی مبارک باد پیش کی۔ جب کہ سالیڈارٹی یوتھ موومنٹ SYM کے بیدر ضلع صدر جناب محمد شعیب الدین نے میرؔ بیدری کے مکان پہنچ کر انہیں "عالمی یوم اردو" کی مبارک باد پیش کی۔ اس موقع پر محمد عمر فاروق اور حافظ ابوالاعلیٰ موجود تھے۔ واضح رہے کہ واٹس ایپ کے ذریعہ "عالمی یوم اردو" کی مبارک بادی کا سلسلہ جاری وساری ہے۔

تعلیم، سماجی بہبود، خواتین کی خود مختاری و عوامی خدمت میں مرزا احمد بیگ خاندان کی نمایاں خدمات



حیدرآباد: 9/نومبر (راست) پیداپلی ایجوکیشنل سوسائٹی کے صدر مرزا احمد بیگ اور ان کے افرادِ خاندان مختلف سماجی، تعلیمی اور فلاحی سرگرمیوں کے ذریعہ معاشرے کی ترقی اور عوامی بہبود میں نمایاں کردار ادا کر رہے ہیں۔ تعلیم کے فروغ، بے روزگار نوجوانوں کی رہنمائی، خواتین کو خود کفیل بنانے اور فرقہ وارانہ ہم آہنگی کے استحکام کے لیے ان کی جانب سے انجام دی جانے والی خدمات قابل ستائش ہیں۔ حال ہی میں سوسائٹی کی جانب سے مختلف سرکاری محکموں میں نئے تقرر پانے والے ایم آر اوز، لیاب ٹیکنیشنز اور دیگر ملازمین کو تہنیت پیش کی گئی۔ اس موقع پر جناب مرزا احمد بیگ نے ملازمین کو مبارکباد پیش کرتے ہوئے کہا کہ سرکاری ملازمت عوام کی خدمت کا ایک اہم ذریعہ ہے۔ انہوں نے مشورہ دیا کہ وہ اپنے فرائض ایمانداری، دیانت داری اور خلوص کے ساتھ انجام دیں اور کسی بھی قسم کی رشوت یا ذاتی مفاد سے بالاتر ہو کر عوام کی خدمت کو اپنا نصب العین بنائیں۔ تعلیم اور فنی مہارتوں کے فروغ کے لیے بھی ان کے افرادِ خاندان اور دوستوں کے تعاون سے کمپیوٹر ٹریننگ سنٹر چلایا جا رہا ہے، جہاں نوجوانوں کو کمپیوٹر کی تعلیم فراہم کی جاتی ہے۔ حال ہی میں تربیت مکمل کرنے والے امیدواروں میں اسناد تقسیم کی گئیں اور انہیں حاصل کردہ مہارتوں سے استفادہ کرتے ہوئے روزگار کے بہتر مواقع تلاش کرنے کی ترغیب دی گئی۔ خواتین کو معاشی طور پر خود کفیل بنانے کے لیے مفت سلائی و ٹیلرنگ کی تربیت کا پروگرام بھی جاری ہے۔ اس کے تحت اب تک 300 سے زائد غریب اور مستحق خواتین تربیت حاصل کر چکی ہیں۔ ابتدائی طور پر 8 سلائی مشینوں کے ذریعہ شروع کیے گئے اس پروگرام میں حال ہی میں ان کے دوستوں کی جانب سے مزید 4 مشینیں فراہم کی گئی ہیں، جس کے بعد مشینوں کی مجموعی تعداد 12 ہوگئی ہے۔ اس توسیع سے مزید خواتین کو ہنر سیکھنے اور خود روزگار کے مواقع حاصل کرنے میں مدد ملے گی۔ مرزا احمد بیگ مختلف سماجی، کاروباری اور عوامی تقریبات میں بھی سرگرمی سے حصہ لیتے ہیں۔ آندھرا بینک کی 51ویں یومِ تاسیس کی تقریب میں ان کی شرکت کے علاوہ پیداپلی میں ایم آئی ایم کے رکن اسمبلی کے پارٹی دفتر کی افتتاحی تقریب کے موقع پر ان کا استقبال اور میزبانی بھی قابل ذکر ہے۔ ان سرگرمیوں کے ذریعہ وہ مختلف سماجی اور کاروباری حلقوں کے ساتھ خوشگوار روابط برقرار رکھے ہوئے ہیں۔ مرزا احمد بیگ اور ان کے خاندان کی خدمات کا ایک اہم پہلو مختلف مذاہب اور طبقات کے درمیان باہمی احترام، اتحاد اور فرقہ وارانہ ہم آہنگی کو فروغ دینا ہے۔ ان کی سرگرمیاں اس حقیقت کی عکاسی کرتی ہیں کہ سماج کی ترقی کے لیے مذہب، ذات اور سیاسی وابستگی سے بالاتر ہو کر مشترکہ طور پر کام کرنا ضروری ہے۔ تعلیم، روزگار، خواتین کی ترقی اور عوامی بہبود جیسے شعبے پورے معاشرے کی مشترکہ ذمہ داری ہیں۔ ان تمام سرگرمیوں میں خاندان کے افراد اور دوستوں کا تعاون بھی قابل ذکر ہے۔ ان کی اجتماعی کوششوں کے نتیجے میں نوجوانوں کو تربیت کے مواقع، خواتین کو ہنر مندی کے ذریعہ معاشی خودمختاری اور مستحق افراد کو ترقی کی راہیں فراہم ہو رہی ہیں۔ ان کا یہ جذبہ خدمت اس بات کا مظہر ہے کہ باہمی تعاون اور خلوصِ نیت سے انجام دی جانے والی کوششیں معاشرے میں مثبت تبدیلی کا ذریعہ بن سکتی ہیں۔ بلاشبہ کسی بھی فرد یا خاندان کی حقیقی عظمت کا اندازہ اس کی سماجی خدمات اور دوسروں کی فلاح و بہبود کے لیے کی جانے والی کوششوں سے ہوتا ہے۔ اس اعتبار سے مرزا احمد بیگ اور ان کے خاندان کی تعلیمی، سماجی اور فلاحی سرگرمیاں قابل تحسین ہیں۔ امید ہے کہ ان کی یہ کاوشیں مزید وسعت اختیار کریں گی اور دوسرے افراد و خاندانوں کو بھی عوامی خدمت، سماجی ترقی اور فرقہ وارانہ ہم آہنگی کے فروغ کے لیے آگے آنے کی ترغیب دیں گی۔

عالمی بینک نے غربت میں تیزی سے کمی پر بھارت کی تعریف کی

نئی دہلی۔ 9/نومبر۔ ایم این این۔ عالمی بینک کی ایک تازہ رپورٹ میں ہندوستان میں گزشتہ ایک دہائی کے دوران غربت میں نمایاں کمی کو اہم پیش رفت قرار دیا گیا ہے۔ رپورٹ کے مطابق معاشی ترقی، روزگار کے مواقع میں اضافہ، عوامی کھپت میں بہتری، خواتین کی بڑھتی ہوئی معاشی شمولیت اور سماجی فلاحی اسکیموں نے ملک میں غربت کم کرنے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ عالمی بینک کی ایک تازہ رپورٹ میں ہندوستان میں گزشتہ ایک دہائی کے دوران غربت میں نمایاں کمی کو اہم پیش رفت قرار دیا گیا ہے۔ رپورٹ کے مطابق معاشی ترقی، روزگار کے مواقع میں اضافہ، عوامی کھپت میں بہتری، خواتین کی بڑھتی ہوئی معاشی شمولیت اور سماجی فلاحی اسکیموں نے ملک میں غربت کم کرنے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ ہندوستان کی اس پیش رفت کو ترقی پذیر ممالک کے لیے ایک قابل مطالعہ مثال قرار دیا جا رہا ہے، جہاں معاشی ترقی کے ساتھ روزگار اور سماجی تحفظ کے اقدامات کے ذریعے لاکھوں افراد کے معیارِ زندگی کو بہتر بنایا جا سکتا ہے۔ عالمی بینک کی رپورٹ نے ہندوستان میں غربت کے خاتمے کے حوالے سے اہم کامیابیوں کا ذکر کرنے کے ساتھ یہ بھی واضح کیا ہے کہ ترقی کے فوائد ملک کے تمام علاقوں اور طبقوں تک یکساں طور پر نہیں پہنچے ہیں۔ رپورٹ کے مطابق ہندوستان کی غریب آبادی کا تقریباً ۵۷ رفیصد حصہ اتر پردیش سے مغربی بنگال تک پھیلے ہوئے خطے میں مرتکز ہے۔ اس لیے ان علاقوں میں بہتر روزگار، تعلیم، صحت اور بنیادی سہولتوں کی فراہمی غربت میں مزید کمی کے لیے ضروری ہے۔ رپورٹ میں آمدنی کے فرق اور روزگار کے معیار پر بھی تشویش ظاہر کی گئی ہے۔ 2023ء میں سب سے زیادہ آمدنی حاصل کرنے والے ۱۰ فیصد کارکنوں کی درمیانی آمدنی سب سے کم آمدنی والے 10 فیصد کارکنوں کے مقابلے میں تقریباً 13 گنا زیادہ تھی۔

بھارتی بحریہ آئی این ایس چلکا میں اگنی ویروں کے بڑے گروپ کی پاسنگ آؤٹ پریڈ کا انعقاد کرے گی

نئی دہلی۔ 9/نومبر۔ ایم این این۔ آئی این ایس چلکا، ہندوستانی بحریہ کا سب سے بڑا تربیتی ادارہ، 13 نومبر 2026 کو ہندوستانی بحریہ کے اگنیوروں اور ہندوستانی کوسٹ گارڈ کے نیوکس کے نویں بیچ کی پاسنگ آؤٹ پریڈ کا انعقاد کرے گا۔ ایڈمیرل کرشنا سوامیناتھن، چیف آف دی نیول اسٹاف اور پیرا ویونگ آفیسر کے ری ویونگ آفیسر ہوں گے۔ یہ پریڈ 300,3 سے زیادہ ٹرینیز کے ذریعے 16 ہفتوں کی اب شروع کی تربیت کی کامیاب تکمیل کو نشان زد کرے گی، جس سے یہ آئی این ایس چلکا سے پاس آؤٹ ہونے والا سب سے بڑا بیچ ہوگا۔ یہ پریڈ ایک انتہائی تربیتی پروگرام کے اختتام کو نشان زد کرے گی جو نوجوان بھرتی کرنے والوں کو نظم وضبط، جسمانی طور پر چست، ذہنی طور پر لچکدار اور پیشہ ورانہ طور پر قابل سمندری جنگجوؤں میں تبدیل کرنے کے لیے ڈیزائن کیا گیا ہے۔ تربیتی نصاب ماہرین تعلیم، فزیکل کنڈیشننگ، تیراکی، پریڈ کی تربیت، بیرونی سرگرمیوں اور کیمپ کو مربوط کرتا ہے، جو تربیت یافتہ افراد کے پیشہ ورانہ سفر کے لیے ایک جامع بنیاد فراہم کرتا ہے۔ کردار سازی، قیادت، نظم وضبط، دوستی اور ٹیم ورک پر یکساں زور دیا جاتا ہے، جبکہ ڈیوٹی، عزت اور ہمت کی بنیادی بحری اقدار کو جنم دیا جاتا ہے۔ پاسنگ آؤٹ پریڈ تربیت حاصل کرنے والوں کے لیے فخر اور کامیابی کا لمحہ ہوگا، کیونکہ ان کے خاندان تربیتی سفر کے اختتام اور ایک نئے کیریئر کے آغاز کے گواہ ہیں۔ اس کے علاوہ، بحریہ کے سابق فوجی اور معزز مہمان بھی اس موقع پر موجود ہوں گے۔ اختتامی تقریب کی صدارت وائس ایڈمیرل سمیر سکسینہ، فلیگ آفیسر کمانڈنگ ان چیف، سدرن نیول کمانڈ کریں گے۔ بہترین ٹرینیز، چیمپئن ڈویژن اور بہترین انسٹرکٹر کو ان کی مثالی کارکردگی اور تربیت میں شراکت کے اعتراف میں ایوارڈز پیش کیے جائیں گے۔ اس تقریب میں دولسانی ٹرینیز میگزین 'انکور' کی نقاب کشائی بھی ہوگی۔ پاسنگ آؤٹ پریڈ کو ہندوستانی بحریہ کے آفیشل سوشل میڈیا پلیٹ فارمز پر براہ راست نشر کیا جائے گا، جس سے ملک بھر کے شہریوں کو اس موقع کا مشاہدہ کرنے کے قابل بنایا جائے گا۔

ہندوستان اور لبنان کے درمیان پہلی مرتبہ دفتر خارجہ سے مشاورت منعقد

نئی دہلی۔ 9/نومبر۔ ایم این این۔ ہندوستان اور لبنان نے پیر کو نئی دہلی میں اپنی پہلی مرتبہ خارجہ دفتری مشاورت کا انعقاد کیا، جس میں دوطرفہ تعلقات کے تمام پہلوؤں کا جائزہ لیا گیا اور سیاسی، سیکیورٹی، اقتصادی اور سماجی۔ ثقافتی شعبوں میں تعاون کو مضبوط بنانے کے طریقوں پر تبادلہ خیال کیا۔ ایکس پر ایک پوسٹ میں بھارتی وزارت خارجہ کے ترجمان شری رندھیر جیسوال نے کہا کہ "پہلی ہندوستان۔ لبنان دفتر خارجہ مشاورت آج نئی دہلی میں منعقد ہوئی، جس کی مشترکہ صدارت سکریٹری اور سفیر عبدالستار عیسی، وزارت خارجہ اور تارکین وطن، لبنان کے سکریٹری جنرل نے کی۔ میٹنگ میں ہندوستان۔ لبنان دوطرفہ تعلقات کے تمام پہلوؤں کا جائزہ لیا گیا اور سیاسی۔ سیکیورٹی، اقتصادی اور سماجی۔ ثقافتی ستونوں پر اسے مزید مضبوط کرنے کے طریقوں پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ انہوں نے تجارت اور سرمایہ کاری، ڈیجیٹل پبلک انفراسٹرکچر اور فارماسیوٹیکل میں تعاون کو ترجیحات کے طور پر شناخت کیا۔ انہوں نے باہمی دلچسپی کے علاقائی اور بین الاقوامی امور پر بھی تبادلہ خیال کیا۔ دونوں اطراف نے تجارت اور سرمایہ کاری، ڈیجیٹل پبلک انفراسٹرکچر اور فارماسیوٹیکل میں تعاون کو ترجیحات کے طور پر شناخت کیا۔ جیسوال نے کہا،" انہوں نے باہمی دلچسپی کے علاقائی اور بین الاقوامی مسائل پر بھی تبادلہ خیال کیا۔" یہ مشاورت اس وقت ہوئی جب سکریٹری رنگناتھن نے اس سے قبل 16 سے 21 اگست تک مصر، فلسطین اور لبنان کا سرکاری دورہ کیا۔ بیروت میں ہندوستانی سفارت خانے نے ایکس پر ایک پوسٹ میں کہا تھا کہ لبنان میں ہندوستانی سفیر نور رحمان شیخ نے بیروت پہنچنے پر رنگناتھن کا استقبال کیا۔

دہلی اپنی پہلی تفریحی یمنا کروز سروس شروع کرنے کے لیے تیار

نئی دہلی۔ 9/نومبر۔ ایم این این۔ دہلی جمنا کے ساتھ ایک تفریحی ندی کروز سروس کے آغاز کے ساتھ اپنے سیاحتی منظرنامے میں ایک نئی کشش شامل کرنے کے لیے تیار ہے۔ لیفٹیننٹ گورنر سردار ترنجیت سنگھ سندھو اور دہلی کی وزیر اعلیٰ محترمہ ریکھا گپتا کی موجودگی میں بندرگاہوں، جہاز رانی اور آبی گزرگاہوں کے مرکزی وزیر سربانند سونووال کل (منگل، 10 نومبر، 2026) کو سونیا وہار میں اس سروس کا افتتاح کریں گے۔ دریا کے سونیاوہار۔ جگت پور حصے کے ساتھ تیار کردہ، اس اقدام کا مقصد دریا پر مبنی سیاحت کو فروغ دینا اور قومی دارالحکومت میں آنے والوں کو ایک نیا تفریحی تجربہ فراہم کرنا ہے۔ افتتاحی تقریب میں بندرگاہوں، جہاز رانی اور آبی گزرگاہوں کے وزیرِ مملکت شانتنو ٹھاکر، جناب ہرش ملہوترا، روڈ ٹرانسپورٹ اور ہائی ویز کے وزیرِ مملکت، دہلی حکومت کے وزراء بشمول محکمہ تعمیرات عامہ اور آبپاشی اور فلڈ کنٹرول کے وزیر جناب پرویش صاحب سنگھ اور سیاحت کے وزیر جناب کپل مشرا، ممبر پارلیمنٹ جناب منوج تیواری اور مرکزی اور دہلی حکومتوں کے سینئر افسران کے ساتھ اس تقریب میں شرکت کریں گے۔ دریائے جمنا کو نیشنل واٹر ویز ایکٹ، 2016 کے تحت قومی آبی گزرگاہ -110 کے طور پر نامزد کیا گیا ہے۔ دہلی میں دریائے یمنا کے سونیاوہار۔ جگت پور حصے کے ساتھ تفریحی ندی کروز سروس کی ترقی اس قومی آبی گزرگاہ کی تفریحی نیویگیشن اور دریا کی بنیاد پر چلنے کی صلاحیت کو بروئے کار لانے کی جانب ایک اہم قدم ہے۔ لانچ سے پہلے، گزشتہ ماہ IWAI اور دہلی حکومت کے سینئر عہدیداروں کی موجودگی میں کروز بحری جہاز کے ٹرائل رن کامیابی کے ساتھ کئے گئے۔ بندرگاہوں، جہاز رانی اور آبی گزرگاہوں کی وزارت کے تحت ان لینڈ واٹر ویز اتھارٹی آف انڈیا کی سربراہی میں، حکومت ہند کی یہ پہل پائیدار اندرون ملک آبی نقل وحمل کو فروغ دینے اور آبی گزرگاہوں کو شہری نقل و حرکت اور سیاحت کے بنیادی ڈھانچے کے ایک لازمی جزو کے طور پر ترقی دینے کے لیے اتھارٹی کے عزم کی عکاسی کرتی ہے۔ امید ہے کہ اس پہل سے دہلی کے باشندوں اور سیاحوں کو یمنا کے ساتھ زیادہ عوامی مشغولیت کو فروغ دیتے ہوئے ایک منفرد تجربہ ملے گا۔ بجلی سے چلنے والے کروز جہازوں کا استعمال صاف اور پائیدار نقل وحرکت کو فروغ دینے میں اندرون ملک آبی گزرگاہوں کی صلاحیت کو بھی ظاہر کرے گا، جبکہ قومی دارالحکومت کے علاقے میں ایک نئی تفریحی کشش کا اضافہ کرے گا۔

اغوا کے الزام میں زیرِ حراست نوجوان نے پولیس اسٹیشن کی عمارت سے چھلانگ لگادی، حالت تشویشناک

ناندیڑ: 9 نومبر (ورق تازہ نیوز): ناندیڑ شہر کے بھاگیہ نگر پولیس اسٹیشن میں اتوار کی صبح اس وقت زبردست سنسنی اور افراتفری پھیل گئی، جب دو نابالغ لڑکیوں کے اغوا کے سنگین الزام میں زیرِ حراست ایک 21 سالہ نوجوان نے اچانک پولیس اسٹیشن کی پہلی منزل سے چھلانگ لگادی۔ اس واقعے میں نوجوان شدید زخمی ہوگیا ہے اور اسے فوری طور پر اسپتال منتقل کیا گیا ہے۔ پولیس حکام کے مطابق، یہ واقعہ اس وقت پیش آیا جب پولیس اہلکار نوجوان کی باقاعدہ گرفتاری کی کاغذی کارروائی مکمل کر رہے تھے۔ بھاگیہ نگر پولیس اسٹیشن کے انسپکٹر سنتوش جامبھے نے اس واقعے کی تصدیق کرتے ہوئے بتایا کہ زیرِ حراست نوجوان کی شناخت اومکار شاہانے کے طور پر ہوئی ہے، جو پربھنی ضلع کے پاتھری تعلقہ کے گاؤں جاولا زوڑہ کا رہائشی ہے۔ واقعے کی تفصیلات بتاتے ہوئے پولیس نے انکشاف کیا کہ ناندیڑ شہر کے ایک ہاسٹل میں مقیم دو 17 سالہ طالبات 3 نومبر کی رات کو اچانک لاپتہ ہوگئی تھیں۔ ہاسٹل انتظامیہ نے فوری طور پر ان کے اہل خانہ کو مطلع کیا، جس کے بعد لڑکیوں کے رشتہ داروں نے ناندیڑ پہنچ کر 4 نومبر کو اغوا کی باقاعدہ شکایت درج کروائی۔ اس شکایت میں اومکار شاہانے اور اسی کے گاؤں کے ایک 19 سالہ نوجوان کارتک زوڑے کو نامزد کیا گیا تھا۔ پولیس نے فوری طور پر تفتیش شروع کی اور جدید تکنیک کا استعمال کرتے ہوئے دونوں ملزمان کو سولاپور ریلوے اسٹیشن سے ٹریس کر لیا، جہاں ریلوے پولیس نے انہیں حراست میں لیا۔ بعد ازاں، انہیں مزید قانونی کارروائی اور پوچھ گچھ کے لیے اتوار کی صبح ناندیڑ کے بھاگیہ نگر پولیس اسٹیشن لایا گیا۔ تاہم، اتوار کی صبح تقریباً 9 بجے، جب پولیس اہلکار اومکار شاہانے کی گرفتاری کی قانونی کارروائی اور دیگر رسمی دستاویزات کی تکمیل میں مصروف تھے، اس نے پولیس کو چکمہ دے کر اچانک عمارت کی پہلی منزل سے چھلانگ لگادی۔ اس چھلانگ کے نتیجے میں اسے شدید چوٹیں آئیں اور اسے فوری طور پر مقامی اسپتال میں داخل کروا دیا گیا۔ اسپتال ذرائع کے مطابق، فی الحال اومکار کی حالت خطرے سے باہر بتائی جا رہی ہے۔ پولیس اس واقعے کی مزید گہرائی سے تفتیش کر رہی ہے کہ آیا اس نے گرفتاری کے ڈر سے خودکشی کی کوشش کی یا فرار ہونے کے لیے یہ انتہائی قدم اٹھایا، جبکہ دوسری جانب لاپتہ لڑکیوں کی بازیابی اور واقعے کی مکمل حقیقت جاننے کے لیے بھی تحقیقات کا دائرہ وسیع کر دیا گیا ہے۔

بھاگیہ نگر پولیس کی کاروائی، عادی چور گرفتار: دو بڑی وارداتوں کا انکشاف



ناندیڑ: 9 نومبر (ورق تازہ نیوز): ناندیڑ شہر میں بڑھتی ہوئی چوری اور نقب زنی کی وارداتوں پر قابو پانے کے لیے سپرنٹنڈنٹ آف پولیس (ایس پی) ڈاکٹر نیلابھ روہن کی خصوصی ہدایات پر عمل کرتے ہوئے، بھاگیہ نگر پولیس اسٹیشن کی کرائم ڈیٹیکشن ٹیم نے ایک انتہائی شاندار اور کامیاب کارروائی انجام دی ہے۔ پولیس نے خفیہ اطلاع کی بنیاد پر جال بچھا کر ایک ایسے عادی چور کو رنگے ہاتھوں گرفتار کر لیا ہے جو شہر کے پوش علاقے شری نگر میں چوری کا سونا فروخت کرنے کی غرض سے گھوم رہا تھا۔ اس گرفتاری کے بعد پولیس نے ملزم کے قبضے سے 24 گرام وزنی سونے کے قیمتی زیورات برآمد کر لیے ہیں، جن کی کل مالیت تقریباً 3 لاکھ 48 ہزار روپے بتائی گئی ہے۔ اس اہم گرفتاری کی بدولت پولیس نے حال ہی میں بھاگیہ نگر تھانے کی حدود میں پیش آنے والی گھر پھوڑی (نقب زنی) کی دو بڑی اور سنسنی خیز وارداتوں کا بھی کامیابی سے پردہ فاش کر لیا ہے۔ تفصیلات کے مطابق، 8 نومبر 2026 کی دوپہر بھاگیہ نگر پولیس اسٹیشن کے سب انسپکٹر تریش واڈے والے کو اپنے ایک انتہائی باوثوق مخبر سے یہ خفیہ اطلاع موصول ہوئی کہ ایک مشکوک شخص چوری کے سونے کے زیورات بیچنے کے ارادے سے شری نگر کے علاقے میں آنے والا ہے۔ اس اطلاع کو انتہائی سنجیدگی سے لیتے ہوئے، پولیس کی کرائم ڈیٹیکشن ٹیم نے فوراً شری نگر کے اطراف میں سادہ لباس میں ایک مضبوط جال بچھا دیا۔ کچھ ہی دیر بعد، دوپہر کے وقت مخبر کے بتائے ہوئے حلیے کے عین مطابق ایک مشتبہ شخص وہاں مشکوک حالت میں گھومتا ہوا پایا گیا۔ پولیس ٹیم نے نہایت مستعدی اور چابکدستی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اسے بھاگنے کا کوئی موقع دیے بغیر حراست میں لے لیا۔ ابتدائی پوچھ گچھ کے دوران اس شخص نے اپنا نام آکاش عرف چپو اشوک کامبلے (عمر 25 سال، پیشہ مزدوری، سائن پالی نگر، ناندیڑ) بتایا۔ جب پولیس نے پنچوں کی موجودگی میں اس کی باقاعدہ تلاشی لی، تو اس کی پینٹ کی جیب سے سونے کے کئی زیورات برآمد ہوئے۔ پکڑے گئے زیورات کے بارے میں جب پولیس نے آکاش کامبلے سے سخت تفتیش کی، تو اس نے اعتراف کر لیا کہ یہ تمام زیورات چوری کے ہیں۔ مزید گہرائی سے کی گئی تفتیش اور کڑی پوچھ گچھ کے دوران ملزم نے ناندیڑ شہر میں نقب زنی کی دو الگ الگ وارداتیں انجام دینے کا بھی اعتراف کر لیا۔ اس نے انکشاف کیا کہ پہلی واردات اس نے 2 نومبر 2026 کی علی الصبح تقریباً 3 بجے جیتھیا نگر کے علاقے (چھوٹو کارز کے قریب) میں ایک بند مکان کا تالا توڑ کر انجام دی تھی۔ اس واردات کا مقدمہ بھاگیہ نگر تھانے میں (مقدمہ نمبر 651/2026) درج ہے۔ جبکہ دوسری واردات اس نے 25 اکتوبر 2026 کی رات تقریباً ڈھائی بجے تحاگت نگر کے علاقے میں کی تھی، جس کا مقدمہ بھی بھاگیہ نگر تھانے میں (مقدمہ نمبر 619/2026) درج ہے۔ پولیس نے ملزم کے قبضے سے کل 3 لاکھ 48 ہزار روپے مالیت کا سونا ضبط کر کے اسے عدالت میں پیش کرنے کی کارروائی شروع کر دی ہے۔ اس پورے معاملے کی مزید تفتیش سب انسپکٹر تریش واڈے والے کر رہے ہیں تاکہ ملزم کے دیگر ساتھیوں اور جرائم کا بھی سراغ لگایا جاسکے۔

ربیع کی فصلوں کے لیے پردھان منتری فصل بیمہ یوجنا کا آغاز

ناندیڑ: 9 نومبر (ورق تازہ نیوز): ناندیڑ ضلع میں قدرتی آفات، بے وقت بارش، خشک سالی اور بیماریوں کے باعث فصلوں کو پہنچنے والے نقصانات سے کسانوں کو مالی تحفظ فراہم کرنے کے لیے پردھان منتری فصل بیمہ یوجنا کے تحت ربیع سیزن 2026-27 کے لیے بیمہ (انشورنس) رجسٹریشن کے عمل کا باقاعدہ آغاز کر دیا گیا ہے۔ ضلع سپرنٹنڈنٹ ایگریکلچر آفیسر دت کمار کلساتے نے کسانوں سے پرزور اپیل کی ہے کہ وہ آخری تاریخوں کا انتظار کیے بغیر مقررہ وقت سے پہلے اپنی فصلوں کا بیمہ کروالیں تاکہ کسی بھی ناگہانی آفت کی صورت میں انہیں معاشی بحران کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ محکمہ زراعت کے اعداد و شمار کے مطابق، اب تک ضلع کے 187 بیدار کسانوں نے اس یوجنا کے تحت کامیابی سے اپنا اندراج کروالیا ہے، اور اب دیگر کسانوں کو بھی اس میں تیزی سے شامل ہونے کی ترغیب دی جارہی ہے۔ ریاستی حکومت اور محکمہ زراعت کی جانب سے ربیع کی مختلف فصلوں کے لیے بیمہ رجسٹریشن کی آخری تاریخیں بھی جاری کر دی گئی ہیں۔ ربیع جوار کی فصل کے لیے بیمہ کروانے کی آخری تاریخ 30 نومبر 2026 مقرر کی گئی ہے، جبکہ گیہوں، چنا (ہربھرا) اور مکئی کی فصلوں کے لیے کسان 15 دسمبر 2026 تک اپنا رجسٹریشن کرواسکتے ہیں۔ اس یوجنا کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ کسانوں کو انتہائی کم اور معمولی پریمیئم (بیمہ قسط) ادا کرنا پڑتا ہے۔ ربیع کی عام فصلوں کے لیے کسانوں کو کل بیمہ شدہ رقم کا صرف 5.1 فیصد، جبکہ خریف اور ربیع کی نقد آور (کمرشل) فصلوں کے لیے 5 فیصد پریمیئم ادا کرنا ہوگا۔ مثال کے طور پر، جوار کی فصل کے لیے فی ہیکٹر بیمہ شدہ رقم 36 ہزار روپے ہے، جس پر کسانوں کو صرف 540 روپے پریمیئم ادا کرنا ہوگا۔ اسی طرح گیہوں کے لیے 45 ہزار روپے پر 675 روپے، چنے کے لیے 36 ہزار روپے پر 468 روپے، اور مکئی کی 50 ہزار روپے کی بیمہ شدہ رقم پر محض 500 روپے پریمیئم مقرر کیا گیا ہے۔ یہ یوجنا ضلع کے تمام نوٹیفائیڈ علاقوں میں ان مخصوص فصلوں کے لیے رضاکارانہ (Optional) طور پر نافذ العمل ہے۔ یعنی جو کسان بینکوں سے قرض لیتے ہیں اور جو قرض نہیں لیتے، دونوں اپنی مرضی سے اس میں شامل ہو سکتے ہیں۔ اس میں زمین کے مالکان کے ساتھ ساتھ ٹھیکے یا کرائے (لیز) پر کھیتی کرنے والے کسان بھی شامل ہو سکتے ہیں، البتہ لیز پر کھیتی کرنے والوں کو اپنا رجسٹرڈ کرایہ نامہ پورٹل پر اپلوڈ کرنا لازمی ہوگا۔ یوجنا میں رجسٹریشن کے لیے کسان کے پاس ایگری اسٹیک فارمر آئی ڈی، آدھار کارڈ، بینک پاس بک، فصل بونے کا حلف نامہ (Pik Pera)، اور سات بارہ (12/7) اور آٹھ-اے (A-8) کے کاغذات ہونا ضروری ہے۔

سہیادری گارمنٹ میں آتشزدگی: لاکھوں روپے کا کپڑا جل کر خاک



ناندیڑ: 9 نومبر (ورق تازہ نیوز): نایگاؤں شہر میں دیوالی اور لکشمی پوجن کے پرمسرت موقع پر ایک انتہائی افسوسناک اور دلخراش واقعہ پیش آیا ہے۔ پیر کی علی الصبح نرسی روڈ پر واقع کلیان کامپلیکس میں کینرا بینک کے قریب موجود سہیادری گارمنٹ نامی کپڑے کی مشہور دکان میں اچانک بھیانک آگ بھڑک اٹھی۔ اس ہولناک آتشزدگی میں دکان میں موجود تمام قیمتی کپڑے اور دیگر ساز و سامان مکمل طور پر جل کر خاکستر ہوگیا ہے۔ ابتدائی اندازوں کے مطابق اس واقعے میں 50 لاکھ روپے سے زائد کا زبردست مالی نقصان ہوا ہے۔ دکان کے مالکان، سنتوشی اور شیش راؤ شندے کو لگے گا دھچکہ کے لیے یہ سانحہ کسی قیامت سے کم نہیں ہے، کیونکہ ان کی برسوں کی محنت اور خواب ایک ہی رات میں جل کر راکھ کے ڈھیر میں تبدیل ہو گئے ہیں۔ آتشزدگی کے اس واقعے کا انکشاف پیر کی صبح تقریباً پانچ سے چھ بجے کے درمیان اس وقت ہوا جب پڑوس کی دکان کے مالک کو کلوار معمول کے مطابق صبح چھ بجے اپنی دکان سے سامان نکالنے آئے اور انہیں سہیادری گارمنٹ سے دھواں اور آگ کے شعلے اٹھتے ہوئے دکھائی دیے۔ آگ لگنے کی خبر پورے شہر میں جنگل کی آگ کی طرح پھیل گئی اور دیکھتے ہی دیکھتے مقامی شہریوں کی بڑی تعداد جائے وقوعہ پر جمع ہوگئی۔ شہریوں نے اپنی مدد آپ کے تحت آگ بجھانے کی بھرپور کوشش کی، جس کے تقریباً ایک گھنٹے بعد نایگاؤں نگر پنچایت کی فائر بریگیڈ کی گاڑی بھی موقع پر پہنچ گئی۔ فائر بریگیڈ کے جوانوں اور شہریوں کی مشترکہ اور انتھک محنت کے بعد بالآخر اس پر قابو آگ پر قابو پالیا گیا، لیکن تب تک دکان کے اندر رکھا ہوا سارا مال جل کر کوئلہ بن چکا تھا۔ تاہم، مقامی لوگوں کی مستعدی اور بروقت کارروائی کی وجہ سے دکان سے متصل سیتو کیندر، ڈیری (دودھ کی دکان) اور کینرا بینک کو آگ کی لپیٹ میں آنے سے بچا لیا گیا، بصورت دیگر یہ ایک بہت بڑا اور ناقابل تلافی سانحہ ثابت ہو سکتا تھا۔ اس واقعے کا سب سے تکلیف دہ پہلو شندے خاندان کی وہ کڑی جدوجہد ہے جو اس دکان کے قیام کے پیچھے کارفرما تھی۔ شیش راؤ شندے اور ان کے بھائی نے طویل عرصے تک نایگاؤں شہر کی ایک نامور کپڑے کی دکان میں بطور منیم (اکاؤنٹنٹ/سیلزمین) ملازمت کر کے تجربہ حاصل کیا تھا۔ اسی تجربے، اپنی جمع پونجی اور بینک سے لیے گئے قرض کی بنیاد پر شیش راؤ نے اپنی بیوی سنتوشی کے تعاون سے چار سال قبل سہیادری گارمنٹ کی بنیاد رکھی تھی۔ میاں بیوی کی انتھک محنت، لگن اور جدوجہد سے یہ دکان شہر میں اپنی شناخت بنا رہی تھی اور کاروبار بہترین انداز میں چل رہا تھا، لیکن دیوالی کے تہوار کے دوران اس اچانک آفت نے ان کے تمام خوابوں اور ارمانوں کو جلا کر بھسم کر دیا ہے۔ آگ لگنے کی اصل وجہ تاحال معلوم نہیں ہو سکی ہے، البتہ اس اندوہناک واقعے پر نایگاؤں کے تاجر طبقے اور عام شہریوں میں گہرے رنج و غم کا اظہار کیا جا رہا ہے۔

محکمہ حیوانات کے افسران کا دیہاتوں کا دورہ

ناندیڑ: 9 نومبر (ورق تازہ نیوز): ناندیڑ ضلع میں جاری شدید قحط سالی اور معمول سے کم بارش کے باعث جہاں ایک طرف کھیتوں میں کھڑی فصلیں سوکھ رہی ہیں، وہیں کسانوں کے قیمتی اور پالتو مویشیوں کے لیے چارے اور پینے کے پانی کا زبردست بحران پیدا ہوگیا ہے۔ کسانوں کی اس دوہری پریشانی کو کم کرنے اور مویشیوں کی جان بچانے کے مقصد سے، محکمہ حیوانات کے افسران نے زمینی حقائق کا راست جائزہ لینے کے لیے لوہا تعلقہ کے موضع انڈگا (جنوب) کا مشترکہ اور ہنگامی دورہ کیا۔ اس دورے کے دوران افسران نے گاؤں میں کسانوں اور مویشی پروروں کے ساتھ ایک طویل نشست کی، جس میں جانوروں کے لیے چارے کی موجودہ دستیابی، پانی کی قلت اور بجلی سے متعلق کسانوں کے بنیادی مسائل پر تفصیلی تبادلہ خیال کیا گیا۔ تفصیلات کے مطابق، انڈگا (جنوب) کے کسانوں اور دیہاتیوں نے حال ہی میں ضلع کلکٹر کے دفتر میں ایک میمورنڈم پیش کیا تھا جس میں یہ پرزور مطالبہ کیا گیا تھا کہ جانوروں کے چارے اور پینے کے پانی کا انتظام کرنے کے لیے منیاد (لمبوٹی) ڈیم پر نصب زرعی ایلکٹرک موٹروں کے لیے روزانہ کم از کم دو سے تین گھنٹے بجلی کی فراہمی لازمی طور پر یقینی بنائی جائے۔

آبپاشی کنوؤں کی سبسڈی سے محروم مشتعل کسانوں کا بھوک ہڑتال کا انتباہ



عمرکھیڑ: 9 نومبر (ورق تازہ نیوز): مہاتما گاندھی قومی دیہی روزگار گارنٹی اسکیم (منریگا) کے تحت انفرادی زرعی آبپاشی کے کنوؤں کی تعمیر مکمل کرنے کے باوجود، گزشتہ دو سالوں سے سرکاری گرانٹ (سبسڈی) کی رقم نہ ملنے کی وجہ سے عمرکھیڑ تعلقہ کے موضع چلی (بے) کے کسان شدید مالی بحران اور ذہنی اذیت کا شکار ہو گئے ہیں۔ اپنے حق اور محنت کی رقم سے مسلسل محروم رکھے جانے پر ان کسانوں کے صبر کا پیمانہ اب لبریز ہو گیا ہے اور انہوں نے ضلعی و مقامی انتظامیہ کو سخت الٹی میٹم دیا ہے کہ اگر آئندہ سات دنوں کے اندر ان کے بینک کھاتوں میں سبسڈی کی بقایا رقم جمع نہیں کی گئی، تو وہ پنچایت کمیٹی کے دفتر کے سامنے غیر معینہ مدت کے لیے بھوک ہڑتال (مرن برت) پر بیٹھنے پر مجبور ہوں گے۔ اس سنگین صورتحال کے حوالے سے متاثرہ کسانوں نے عمرکھیڑ کے بلاک ڈیولپمنٹ آفیسر (BDO) کو ایک تفصیلی اور تحریری میمورنڈم بھی پیش کیا ہے جس میں ان کے معاشی مسائل اور مطالبات کا واضح ذکر کیا گیا ہے۔ تفصیلات کے مطابق، موضع چلی (بے) کے پانچ کسانوں جن میں انکش لکشمن راٹھوڑ، بھرت بھیما جی راٹھوڑ، مہیش کیلاس راٹھوڑ، متھن پرسارام جادھو اور پنچ پھولا بائی جالم سنگھ جادھو شامل ہیں، نے منریگا اسکیم کے تحت زرعی آبپاشی کے لیے ذاتی کنوؤں کے لیے درخواستیں دی تھیں۔ سرکاری طور پر باقاعدہ منظوری ملنے کے بعد، ان تمام کسانوں نے انتہائی محنت اور لگن کے ساتھ اپنے کنوؤں کی کھدائی اور تعمیراتی کام مقررہ وقت کے اندر مکمل کر لیا تھا۔ تاہم، ستم ظریفی یہ ہے کہ کام کامیابی سے مکمل ہونے کے بعد دو سال کا طویل عرصہ گزر جانے کے باوجود، ان کسانوں کو دی جانے والی امدادی رقم اب تک ان کے بینک کھاتوں میں منتقل نہیں کی گئی ہے۔ ان کسانوں نے کنوؤں کا کام جلد مکمل کرنے کے لیے مزدوروں کی خدمات حاصل کی تھیں اور انہیں ابتدائی طور پر ادائیگی کرنے کے لیے قرض لے کر یا اپنی جمع پونجی کا استعمال کر کے پیسوں کا انتظام کیا تھا۔ لیکن اب حکومت کی جانب سے گرانٹ رکے جانے کے باعث کسانوں پر مزدوروں کے بقایاجات کا بوجھ بڑھ گیا ہے۔ مزدور مسلسل اپنے محنتانے کا تقاضا کر رہے ہیں جس کی وجہ سے کسانوں کے لیے سماجی اور معاشی طور پر شدید شرمندگی اور معاشی پیچیدگیاں پیدا ہو گئی ہیں۔ سرکاری منصوبوں پر بھروسہ کر کے ترقی کی راہ پر چلنے والے یہ کسان اب سرخ فیتے کی نذر ہو کر قرضوں کے بوجھ تلے دبتے جا رہے ہیں۔

آئیٹا مہاراشٹر کا دو روزہ تربیتی و تنظیمی کیمپ خلد آباد میں کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر

تنظیمی استحکام، فکری و نظریاتی تربیت، قائدانہ صلاحیتوں کے فروغ اور تعلیمی چیلنجز پر سنجیدہ غور و خوض، ریاست بھر سے ذمہ داران کی شرکت



خلد آباد: 9 نومبر (راست): آل انڈیا آئیڈیل ٹیچرس اسوسی ایشن (آئیٹا) مہاراشٹر کے زیر اہتمام 7 و 8 نومبر کو العرفان اسکول کیمپس، خلد آباد میں منعقدہ دو روزہ تربیتی و تنظیمی کیمپ کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ کیمپ میں ریاست کے مختلف اضلاع سے ضلعی و مقامی ذمہ داران، ریاستی عہدیداران اور مدعوئین نے شرکت کی۔ کیمپ کا مقصد تنظیمی استحکام، فکری و نظریاتی تربیت، قائدانہ صلاحیتوں کے فروغ اور بدلتے ہوئے تعلیمی تقاضوں کے تناظر میں اساتذہ کی ذمہ داریوں پر غور و خوض کرنا تھا۔ کیمپ کے پہلے دن رجسٹریشن کے بعد افتتاحی سیشن کا آغاز عبدالقادر صاحب، سابق امیر مقامی خلد آباد کی تذکیر بالقرآن سے ہوا۔ محمد عتیق شیخ، صدر آئیٹا مہاراشٹر نے افتتاحی خطاب میں کیمپ کے اغراض و مقاصد بیان کرتے ہوئے تنظیمی وابستگی، فکری یکسوئی اور عملی جدوجہد کی اہمیت پر زور دیا۔ اسلم فیروز صاحب، مرکزی سکریٹری آئیٹا نے "اجتماعیت کے لیے فکری و نظریاتی بنیادوں کی اہمیت اور آئیٹا" کے عنوان سے خطاب کیا، جبکہ شیخ عبدالرحیم صاحب، قومی صدر آئیٹا نے "آئیٹا: ملکی سطح پر جدوجہد، تنظیمی سفر کے آئینے میں" کے موضوع پر تنظیم کے قومی سفر اور جدوجہد کے مختلف پہلوؤں کو اجاگر کیا۔ پٹھان شریف خان، سکریٹری آئیٹا مہاراشٹر نے پاور پوائنٹ پریزنٹیشن کے ذریعے "آئیٹا مہاراشٹر: میقات رواں کے نقوش" پیش کرتے ہوئے ریاستی سطح کی تنظیمی و تعلیمی سرگرمیوں کا جائزہ پیش کیا۔ پہلے سیشن میں "آئیٹا کی مقامی و ضلعی شاخیں: امکانات اور دشواریاں" کے عنوان سے پینل ڈسکشن منعقد ہوا، جس کی نظامت محمد عتیق شیخ نے کی۔ ریاض الخالق، شیخ طیب، شیخ واحد، ساجد اختر، ساجد خان اور شیخ عبداللہ نے پینلسٹ کی حیثیت سے شرکت کی۔ گفتگو میں شاخوں کو فعال بنانے، نئے افراد کو تنظیم سے جوڑنے اور تنظیمی استحکام کے مختلف پہلوؤں پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ محمد عبدالجلیل صاحب، سابق صدر آئیٹا مہاراشٹر و رکن شوریٰ جماعت اسلامی ہند مہاراشٹر نے "ٹیم اسپرٹ: اجتماعی جدوجہد کا لازمی خاصہ" کے عنوان سے خطاب کرتے ہوئے اجتماعی مزاج، باہمی اعتماد اور مشترکہ ذمہ داری کی اہمیت واضح کی۔ اسی موقع پر آئیٹا مہاراشٹر کے پالیسی پروگرام اور سید اسماعیل گوہر، نائب صدر آئیٹا مہاراشٹر کے افسانچوں کے مجموعے "ترکش" کی رسم اجرا عمل میں آئی۔ دوسرے سیشن میں "اساتذہ پر محکمہ، انتظامیہ، والدین اور سماج کی بے جا توقعات کا بوجھ" کے عنوان سے اوپن ڈسکشن منعقد ہوا، جس کے کوآرڈینیٹر خان نعیم صاحب، جوائنٹ سکریٹری آئیٹا مہاراشٹر تھے۔ اس میں اساتذہ کو درپیش انتظامی دباؤ، غیر تدریسی ذمہ داریوں اور تدریسی فرائض کی انجام دہی میں پیش آنے والی دشواریوں پر گفتگو ہوئی۔ اسلم فیروز صاحب نے تنظیمی امور پر رہنمائی کی، جبکہ شیخ عبدالرحیم صاحب نے "وابستگانِ آئیٹا: ذرا نم ہو تو یہ مٹی بڑی زرخیز ہے ساقی" کے عنوان سے خطاب کیا۔ پہلے دن رات کے سیشن میں ثقافتی پروگرام بھی منعقد ہوا۔ کیمپ کے دوسرے دن عبداللہ جاوید صاحب، سابق امیر حلقہ جماعت اسلامی ہند کرناٹک نے "دنیائے تدریس: نئے زاویے، نئے تقاضے" کے عنوان سے پاور پوائنٹ پریزنٹیشن پیش کرتے ہوئے جدید تعلیمی رجحانات، تدریسی مہارتوں اور طلبہ کی ضروریات کے مطابق اساتذہ کی تیاری پر روشنی ڈالی۔ مجتبیٰ فاروق صاحب، رکن شوریٰ جماعت اسلامی ہند نے "طلبائی احتجاج کا منظر نامہ: حقائق، چیلنجز اور مواقع" کے موضوع پر تجزیاتی خطاب پیش کیا، جس کے بعد سوال و جواب کا سیشن منعقد ہوا۔ عبدالواحد قادری صاحب، صدر الفرا ایجوکیشنل اینڈ ویلفیئر سوسائٹی نے "تو رہ نورد شوق ہے، منزل نہ کر قبول" کے عنوان سے خطاب کرتے ہوئے بلند عزائم، مسلسل محنت اور استقامت کی اہمیت اجاگر کی۔ اسی موقع پر مجتبیٰ فاروق صاحب کے ہاتھوں عبداللہ جاوید صاحب کی تصنیف "سائنس فیئر گائیڈ بک برائے اساتذہ" کی رسم اجرا عمل میں آئی۔ بعد ازاں عبداللہ جاوید صاحب نے "قائدانہ صلاحیتوں کا ارتقاء: ایک کارکن سے موثر قائد تک" کے عنوان سے پریزنٹیشن پیش کرتے ہوئے قیادت، فیصلہ سازی اور تنظیمی ذمہ داریوں کے موثر استعمال پر رہنمائی فراہم کی۔ کیمپ کے اختتام پر ساجد اختر صاحب، جوائنٹ سکریٹری آئیٹا مہاراشٹر نے تجدید عہد کی کارروائی انجام دی۔ محمد عتیق شیخ، صدر آئیٹا مہاراشٹر نے اختتامی خطاب میں کہا کہ کیمپ کی حقیقی کامیابی اس وقت ہوگی جب حاصل شدہ فکری و نظریاتی رہنمائی اور تنظیمی تربیت کو عملی میدان میں بروئے کار لایا جائے گا۔ انہوں نے ضلعی و مقامی شاخوں کو فعال بنانے، نئی قیادت تیار کرنے اور تعلیمی و سماجی تبدیلی میں موثر کردار ادا کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔ محمد عبدالجلیل صاحب، نمائندہ امیر حلقہ جماعت اسلامی ہند مہاراشٹر نے "زادِ راہ: نغمہ ہے سودائے خام خونِ جگر کے بغیر" کے عنوان سے خطاب کرتے ہوئے اخلاص، قربانی اور مسلسل جدوجہد کی اہمیت واضح کی۔ پروگرام کا اختتام ریاض الخالق صاحب، نائب صدر آئیٹا مہاراشٹر کی دعا پر ہوا۔ کیمپ کے بعد شرکاء کے لیے خلد آباد کے تاریخی و تعلیمی مقامات کی سیر کا اہتمام بھی کیا گیا، جس کے انچارج مسعود حسین صاحب، رکن ریاستی مشاورتی کونسل تھے۔ شرکاء نے کیمپ کو فکری پائیدگی، تنظیمی تربیت اور باہمی مشاورت کا ایک مفید موقع قرار دیا۔ کیمپ میں اس بات پر زور دیا گیا کہ تنظیمی استحکام کے لیے فکری و نظریاتی یکسوئی، اجتماعی جدوجہد، مقامی و ضلعی شاخوں کی فعالیت، قائدانہ صلاحیتوں کی تربیت اور اساتذہ کی پیشہ ورانہ ترقی ناگزیر ہے۔ آئیٹا مہاراشٹر کا یہ دو روزہ کیمپ تنظیمی تجدید، فکری تربیت اور تعلیمی و سماجی ذمہ داریوں کے احساس کو مضبوط بنانے کی سمت ایک اہم پیش رفت ثابت ہوا۔

لکشمی نگر علاقے میں چوری کی واردات ایک گرفتار، دیگر چھ ملزمان کی تلاش جاری

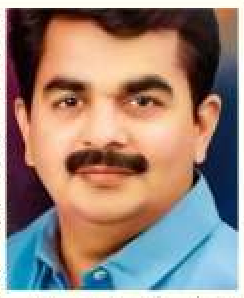
ناندیڑ: 9 نومبر (ورق تازہ نیوز): ناندیڑ شہر کے لکشمی نگر علاقے میں واقع ٹیپو سلطان روڈ پر چوری کی ایک سنسنی خیز اور خطرناک واردات منظر عام پر آئی ہے، جس نے مقامی شہریوں میں خوف و ہراس اور تشویش کی لہر دوڑا دی ہے۔ اس علاقے کے سروے نمبر 141/3 میں واقع ایک کھلے پلاٹ سے نامعلوم ملزمان نے رات کے اندھیرے میں ہزاروں روپے مالیت کا لوہے کا قیمتی سامان، ٹین کی چادریں اور الیکٹرک میٹر چوری کر لیا ہے۔ پلاٹ کے مالک شیخ اظہر کی مدعیت میں ومان تل (ایئرپورٹ) پولیس اسٹیشن میں اس واقعے کی باقاعدہ ایف آئی آر درج کروا دی گئی ہے۔ پولیس نے اس واردات میں فوری اور مستعدی سے کارروائی کرتے ہوئے مرکزی ملزم ارباز قریشی کو گرفتار کر لیا ہے، جبکہ اس کے دیگر چھ ساتھی تاحال فرار ہیں، جن کی گرفتاری کے لیے پولیس کی مختلف ٹیمیں چھاپہ مار کارروائیاں کر رہی ہیں۔ ایف آئی آر میں درج تفصیلات کے مطابق، مدعی شیخ اظہر نے پولیس کو دی گئی اپنی شکایت میں ارباز قریشی، عرفان قریشی، اور عادل قریشی سمیت دیگر نامعلوم افراد کو نامزد کیا ہے۔ مدعی کا الزام ہے کہ ان افراد نے ملی بھگت کر کے ان کے پلاٹ میں گھس کر تقریباً 48 ہزار روپے مالیت کا لوہے کا بھاری سامان، جس میں اینگلز، ٹین کی چادریں، اور بجلی کا میٹر شامل ہے، چوری کر کے نامعلوم مقام پر منتقل کر دیا ہے۔ اس مقدمے کا سب سے تشویشناک اور سنگین پہلو یہ ہے کہ مدعی نے الزام عائد کیا ہے کہ یہ محض ایک عام چوری کی واردات نہیں تھی، بلکہ ملزمان چوری کے وقت خنجر، تلواروں اور دیگر تیز دھار ہتھیاروں سے لیس تھے۔ یہ بھی دعویٰ کیا گیا ہے کہ اس پلاٹ سے متعلق عدالت میں پہلے ہی سے ایک مقدمہ زیر سماعت ہے، لیکن اس کے باوجود ملزمان نے قانون کی کھلی خلاف ورزی کرتے ہوئے رات کی تاریکی میں ہتھیاروں کے زور پر اس واردات کو انجام دیا۔ علاقے کے لوگوں کا دعویٰ ہے کہ گرفتار کیے گئے ملزم ارباز قریشی اور اس کے ساتھیوں کا ایک مجرمانہ پس منظر ہے اور ان کے خلاف اس سے قبل بھی جرائم کے کم از کم تین مختلف مقدمات درج ہو چکے ہیں۔ ایسے جرائم پیشہ افراد کی جانب سے رہائشی علاقوں میں کھلے عام تیز دھار ہتھیاروں کے ساتھ نقل و حرکت اور چوری کی وارداتوں نے شہریوں کے عدم تحفظ کے احساس کو مزید بڑھا دیا ہے۔ ومان تل پولیس اسٹیشن کے اہلکار اس سنگین معاملے کی باریک بینی سے تفتیش کر رہے ہیں اور تعزیرات ہند (بی این ایس) کی دفعہ 303 کے تحت مقدمہ درج کر کے فرار ملزمان عرفان قریشی اور عادل قریشی سمیت دیگر نامعلوم ملزمان کی سرگرمی سے تلاش جاری رکھی ہوئی ہے۔ پولیس حکام نے یقین دہانی کرائی ہے کہ باقی ماندہ تمام ملزمان کو جلد ہی سلاخوں کے پیچھے دھکیل دیا جائے گا۔

کوٹھا علاقے میں خوفناک آتشزدگی

ناندیڑ: 9 نومبر (ورق تازہ نیوز): ناندیڑ شہر کے کوٹھا علاقے میں اتوار کی نصف شب ایک انتہائی خوفناک اور ہولناک آتشزدگی کا واقعہ پیش آیا ہے، جس نے پورے علاقے میں زبردست خوف و ہراس اور سنسنی پھیلا دی ہے۔ کوٹھا میں واقع چمن میچنگ ویئر نامی کپڑے کی ایک دکان میں اچانک ایسی بھیانک آگ بھڑک اٹھی جس کے شعلے 15 سے 20 فٹ کی بلندی تک اٹھ رہے تھے۔ کپڑوں اور دیگر آتش گیر مادے کی موجودگی کے باعث آگ نے دیکھتے ہی دیکھتے پوری دکان کو اپنی زد میں لے لیا۔

دیوالی پر بجلی کی کٹوتی برداشت نہیں کی جائے گی

رکن پارلیمنٹ رویندر چوہان کا مہاوترن کو سخت انتباہ



ناندیڑ: 9 نومبر (ورق تازہ نیوز): ناندیڑ ضلع میں کسانوں اور عام شہریوں کو بجلی کی بلاجواز اور غیر اعلانیہ کٹوتی کے باعث ہونے والی شدید پریشانیوں کا سخت نوٹس لیتے ہوئے، رکن پارلیمنٹ رویندر وسنت راؤ چوہان نے محکمہ بجلی مہاوترن (Mahavitaran) کے اعلیٰ عہدیداروں کی ایک ہنگامی میٹنگ طلب کی۔ اس اجلاس میں رکن پارلیمنٹ نے محکمہ بجلی کے افسران کو سخت لہجے میں متنبہ کیا ہے کہ دیوالی جیسے پرمسرت تہوار کے دوران کسی بھی حالت میں بجلی کی کٹوتی (لوڈ شیڈنگ) نہیں ہونی چاہیے۔ انہوں نے افسران پر واضح کیا کہ کسانوں کو بلا تعطل بجلی فراہم کی جائے اور بقایاجات یا کسی اور بہانے سے ان کے زرعی پمپوں کے کنکشن ہرگز منقطع نہ کیے جائیں۔ بالخصوص ان کسانوں کے ذاتی بورویل کے کنکشن کو نہ کاٹا جائے جن پر ان کی کھڑی فصلوں اور ان کے خاندان کا پورا مستقبل منحصر ہے۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ قحط سالی کے سنگین حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے، پینے کے پانی کی فراہمی کے منصوبوں اور مویشیوں کے لیے پانی کے انتظامات کو ترجیحی بنیادوں پر بلا تعطل بجلی فراہم کی جائے۔ رکن پارلیمنٹ رویندر چوہان نے دیہی علاقوں میں ٹرانسفارمرز (ڈی پی) کے آئے روز جلنے اور نئے ڈی پی ملنے میں ہونے والی شدید تاخیر پر بھی شدید برہمی کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا کہ محض ایک جلا ہوا ڈی پی بدل دینا اس مسئلے کا مستقل حل نہیں ہے۔ انہوں نے محکمہ بجلی کو ہدایت دی کہ ڈی پی جلنے کی تکنیکی وجوہات کا تفصیلی جائزہ لیا جائے اور ضرورت کے مطابق زیادہ صلاحیت والے نئے ٹرانسفارمرز نصب کیے جائیں تاکہ یہ مسئلہ ہمیشہ کے لیے حل ہو سکے۔ مزید برآں، انہوں نے شمسی زرعی پمپوں (سولر پمپس) کی منظوری اور تقسیم میں ہونے والی سست روی پر گہری ناراضگی ظاہر کرتے ہوئے، اس عمل کو تیز کرنے کے لیے ایک الگ ونگ اور علاحدہ عملہ مختص کرنے کا مطالبہ کیا۔ انہوں نے میٹنگ کے دوران یہ ٹھوس موقف بھی اپنایا کہ پانی کی فراہمی کے منصوبوں کے لیے مختص کیے گئے مخصوص ڈی پیز سے غیر قانونی کنکشن لینے والوں کے خلاف فوری کارروائی کی جائے، تاکہ ان منصوبوں پر اضافی بوجھ نہ پڑے اور عوام کو باقاعدگی سے پانی مل سکے۔







پرنٹر، پبلشر، پروپرائٹر محمد تقی نے علینہ پرنٹرس گھر نمبر 225-6-4، گاڑی پورہ نزد بڑی درگاہ، ضلع ناندیڑ 431604 سے طبع کر کے 225-6-4، گاڑی پورہ نزد بڑی درگاہ، ضلع ناندیڑ 431604 سے شائع کیا۔ ایڈیٹر: محمد نقی (پریس اینڈ رجسٹریشن آف بکس ایکٹ 1867 کے تحت خبروں اور دیگر مشمولات کے لئے ذمہ دار)
● کسی بھی قابل اعتراض تحریر کے لئے قانونی چارہ جوئی صرف ناندیڑ کی عدالت میں ہوگی۔ آفس کا پتہ: نزد مسجد عثمان غنی محمدیہ کالونی، مالٹیکری روڈ، ناندیڑ-431604

Printed, published and owned by Mohammad Taqui. Printed at Aleena Printers, H. No. 4-6-225, Gadipura, Near Badi Darga, Dist. Nanded- 431604 and published at 4-6-225, Gadipura, Near Badi Darga, Dist. Nanded 431604. Editor: Mohammad Naqui
POSTAL RGN.NO.NND/303/2024-2026 Mobile : 8055362952 - 9325610858 Office : Near Masjid-e-Osman Gani, Mohammadiya Colony, Mal Tekdi Road, NANDED- 431604